صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 17 جون 2013ء بمطابق 7 شعبان 1434 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔

(ترجمہ): یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر اور اسکی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں مال دے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور جو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں جب وہ عہد کر لیں اور تنگدستی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: کچھ معزز اراکین کی طرف سے چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں،ان کے نام میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں: جناب گوہر علی شاہ صاحب،ایم پی اے 17 تا25 جون اور محترمہ فوزیہ بی بی،ایم پی اے صرف 17 تاریخ کیلئے وہ کر رہی ہیں تو میں اسمبلی کے سامنے منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔منظور ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! سب سے پہلے بلوچستان کے بارے میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج صرف بجٹ کا اجلاس ہے،آج صرف بجٹ کا اجلاس ہو گا۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! جس تصویر کے نیچے آپ بیٹھے ہیں،اس شخصیت کی رہائش گاہ جو آخری دنوں میں وہاں مقیم تھے،اس تاریخی عمارت کو دہشت گردوں نے ملیامیٹ کر دیا ہے۔جناب سپیکر،اس سے زیادہ اور کیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں Panel of Chairmen کے نام آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Mr. Ziaullah Afridi;
2. Mr. Qurban Ali Khan;
3. Mr. Fazal Shakoor Khan; and
4. Mr. Wajih-uz-Zaman Khan.

جناب جاوید نسیم: فرید خان کیلئے دعا ہو جائے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد دعا کیلئے کرتے ہیں،اس کے بعد۔

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 4, 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby

constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Imtiaz Shahid Qureshi Advocate, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Ziaullah Afridi;
2. Mr. Amjad Khan Afridi;
3. Mr. Abdul Sattar Khan;
4. Malik Qasim Khan Khattak;
5. Mr. Muzaffar Said; and
6. Madam Meher Taj Roghani.

جناب فرید خان، سابق رکن اسمبلی اور دیگر شہداء کیلئے فاتحہ خوانی

<u>جناب سپیکر</u>: دعا کیلئے مولانا صاحب سے، اگر ہے تو، مفتی جانان صاحب، مفتی جانان صاحب سے خواست ہے کہ وہ کوئٹہ، اس کیلئے دعا، فاتحہ۔۔۔۔۔

<u>مفتی سید جانان</u>: فریدخان جی زما ملگرے ایم پی اے شهید شوے دے، د هغه باره کښې، د ټولو ملګرو باره کښې به دعا وکړو۔ بلوچستان باره کښې چې کوم واقعه شوې ده، د هغې باره کښې۔

(اس مرحلہ پر دعا کی گئی)

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

<u>جناب سپیکر</u>: معزز اراکین اسمبلی! آپ مستقبل میں اسمبلی کی کارروائی میں کس طرح سے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں؟ اس سلسلے میں اسمبلی سیکرٹریٹ نے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف پارلیمنٹری سروسز اسلام آباد کے تعاون سے مورخہ 19 جون بروز بدھ بوقت دس بجے اسمبلی کے پرانے ہال میں نئے آنے والے ممبران کیلئے Orientation Program کا اہتمام کیا ہے، لہذا آپ تمام کو مذکورہ پروگرام میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2013-14 کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 6: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Annual Budget for the year 2013-14. Honourable Minister for Finance, please.

(Applause)

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔ رب الشرح لی صدری و یسرلی امری واحلل عقدہ من لسانی یفقھو قولی۔

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ جس نے مجھے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے کی سعادت بخشی۔

میں اس معزز ایوان کی وساطت سے ان لاکھوں ووٹرز کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے 11 مئی 2013 کے الیکشن میں اس معزز ایوان کے تمام ممبران پر اعتماد کیا۔ میں بے یقینی کے ماحول میں ووٹروں کو پولنگ سٹیشن آنے اور اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ووٹروں کا پورے جوش وجذبے سے نکلنا اپنی جانوں پر کھیلنے کے مترادف تھا لیکن خیبر پختونخوا کے ووٹرز کا یہ جذبہ شعور کی بیداری اور بیلٹ کی قوت کا مظہر ہے۔

جناب سپیکر! 11 مئی 2013 کے الیکشن کے بعد حکومت سازی کے عمل میں پاکستان تحریک انصاف، جماعت اسلامی پاکستان، قومی وطن پارٹی اور عوامی جمہوری اتحاد نے عوام کو مسائل کے دلدل سے نکالنے کیلئے جس مثبت کردار کا مظاہرہ کیا، وہ یقیناً قابل ستائش ہے، ایسا کرنا وقت کی اہم ضرورت تھی۔ خیبر پختونخوا کے عوام نے جس جوان مردی کا مظاہرہ کیا، اسی طرح وہ اپنے منتخب نمائندوں سے بھی یہی امید رکھتے ہیں کہ وہ سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر مصیبت زدہ عوام کے زخموں پر مرہم رکھنے کیلئے ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کریں گے اور افہام وتفہیم سے اپنی پوری قوت عوامی مسائل حل کرنے پر صرف کریں گے۔

جناب سپیکر! حالیہ انتخابات میں تبدیلی کو پذیرائی ملی۔ یہ تبدیلی بدعنوان، قانون شکن عناصر اور قومی سرمایہ لوٹنے والوں کیلئے پریشانی کا باعث ہے۔ انہیں دیوار پر لکھا نظر آرہا ہے کہ ان کا کڑا احتساب ہوگا تاہم غریب بے سہارا عوام کیلئے تبدیلی ان شاءاللہ تعالیٰ امید کی نئی کرن ثابت ہوگی۔

اس معزز ایوان کی وساطت سے دنیا بھر اور پاکستان کے عوام کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہماری مخلوط حکومت کیلئے ریاست مدینہ کا نظام مشعل راہ رہے گا۔ ہم اس ملک میں بالعموم اور صوبہ خیبر پختونخوا میں بالخصوص سیاسی، معاشی اور معاشرتی استحصال سے پاک مثالی معاشرہ قائم کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے۔

ہماری مخلوط حکومت کو بجٹ سازی کیلئے تقریباً دو ہفتے ہی دستیاب ہوئے۔ مسائل کو باریک بینی سے دیکھنے اور ان کے حل کیلئے مؤثر حکمت عملی اپنانے کیلئے خاطر خواہ وقت نہیں ملا لیکن آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ حکومت کے دوران امن وامان کی صورتحال مخدوش رہی، صنعتی ترقی کا پہیہ جام رہا، تعمیر و ترقی کا عمل سست رہا جبکہ مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ بے روزگاری اور میرٹ کے فقدان نے صوبے کی نوجوان نسل کو تاریکی کے اندھیروں میں دھکیل دیا۔ صوبے میں پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں روزگار کے مواقع نہ ہونے کے برابر رہے جس سے نوجوان نسل کی مایوسی ایک فطری عمل ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا خطہ جنگ کی تباہ کاریوں کا شکار رہا ہے، ہم اس جنگ کو ختم کر کے ایک اور جنگ کا اعلان کریں گے، وہ جنگ ہوگی کرپشن، بدامنی، غربت اور ناانصافی کے خلاف، وہ جنگ ہوگی تعلیم کے فرسودہ نظام سے، وہ جنگ ہوگی معاشرتی اور طبقاتی ناانصافیوں کے خلاف، وہ جنگ ہوگی غریب کو درپیش ان بیماریوں کے خلاف جن کیلئے ان کے پاس وسائل میسر نہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کے آغاز میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ صوبے کی معیشت کی موجودہ صورتحال قابل قبول نہیں۔ صوبے کی معیشت میں نمو کا عمل جمود کا شکار ہو چکا ہے۔ اگر ہم صوبے کی ترقی چاہتے ہیں تو شرح نمو میں تسلسل سے اضافہ یقینی بنانا ہوگا۔ صوبائی حکومت آپ سے وعدہ کرتی ہے کہ سالانہ شرح نمو کو اگلے تین سال میں سات فیصد کے ہدف تک لے جانے کیلئے بھرپور کوشش کی جائیگی اور ہدف کے حصول کے بعد بھی شرح نمو میں تواتر یقینی بنایا جائے گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ہماری مخلوط حکومت کی ترقیاتی ترجیحات کا محور تین رہنما اصول رہیں گے، یعنی یہ کہ غربت کا خاتمہ، محروم عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولیات کی فراہمی اور پسماندہ اضلاع کو ترقی یافتہ اضلاع کے برابر لانا۔

جناب سپیکر! ان مقاصد کے حصول کیلئے صوبے میں 'گڈ گورننس' رائج کریں گے، تمام شعبوں کیلئے جامع سیکٹر پالیسیاں مرتب کریں گے اور ایسے منافع بخش شعبوں بالخصوص خدمات، توانائی، صنعت و حرفت وغیرہ کو اس ڈھنگ سے ترجیح دیں گے کہ نہ صرف وہ صوبے کی معیشت میں بہتری کے ضامن بن

سکیں بلکہ ان پہ منفی اثرات جیسے ماحول پر برا اثر وغیرہ کو بھی زائل کیا جاسکے۔ ہم Millennium Development Goals کے حصول کو سال 2015 تک ان شاءاللہ یقینی بنائیں گے۔ صوبے کے انتظامی امور کو عدل و انصاف کے روش کے تابع بنایا جائے گا۔ صوبے میں Cost of business میں واضح کمی لائی جائے گی۔ غربت کی شرح آئندہ تین سالوں میں موجودہ شرح کے نصف پر لائی جائے گی۔ شہروں کو ترقی کا محور بنادیا جائے گا۔ ایساماحول مہیا کیا جائے گا کہ سرمایہ کار سرمایہ کاری سے نہ ڈرے۔ تاجر یہاں تجارت کا خواہش مند ہو، صنعتیں ترقی کریں اور صوبہ ترقی کی اس راہ پر گامزن ہو جائے جہاں منصوبہ بندی اور وسیع المقاصد پروگراموں کیلئے ہو نہ کہ غیر ضروری اور غیر مربوط منصوبوں کیلئے۔ ترقی کے سفر میں رہبر کی حیثیت پرائیویٹ سیکٹر کو حاصل ہو جبکہ حکومت کا کردار صرف سہولت مہیا کرنا ہو۔

جناب سپیکر، ہماری مخلوط حکومت نے اپنی ترجیحات اس طرح مرتب کی ہیں:

1۔ سادہ طرز حکمرانی کا قیام اور پر تعیش اخراجات کا خاتمہ؛

2۔ سماجی شعبے بالخصوص تعلیم کیلئے جنگی بنیادوں پر کام کرنا، خصوصاً بچیوں اور بچوں کے سکولوں کی تعمیر نو؛

3۔ صوبے کے تباہ حال انفراسٹرکچر اور معیشت کی بحالی؛

4۔ صوبائی وسائل سے عوام کو لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات دلانے کیلئے ہائیڈل پاور کے چھوٹے منصوبے شروع کرنا؛

5۔ مہنگائی، بے روزگاری، ناانصافی اور حکومتی افراد کی بے حسی سے عوام کو نجات دلانا؛

6۔ صنعتوں کی بحالی، چھوٹی صنعتوں کی ترقی اور مزدوروں کے حقوق کا تحفظ؛

7۔ صوبے کی آمدنی میں اضافہ اور وفاق سے صوبے کے حقوق واگزار کرانا؛

8۔ صوبے سے وی آئی پی کلچر کا خاتمہ؛

9۔ ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کا مفت علاج؛

10۔ اقلیتوں اور ان کی عبادت گاہوں کا مکمل تحفظ؛ اور

11۔ بلدیاتی انتخابات کیلئے بجٹ میں فنڈز کی فراہمی۔

جناب سپیکر! لوڈشیڈ نگ، غربت، بدامنی اور مالی کرپشن کے باعث وطن عزیز کا یہ صوبہ جسے تجارتی Gateway بنانے کا خواب دیکھا گیا تھا، خود اپنی صنعت و تجارت سے بھی محروم ہو گیا۔ اگرچہ ہمیں درپیش مسائل نہایت گھمبیر ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ زندہ قومیں مسائل کا سامنا بہادری اور خندہ پیشانی سے کرتی ہیں۔ سیاسی اور ذاتی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر حکومت اور اپوزیشن دونوں کو اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانا ہوں گی۔ یہ وقت صوبے میں بدامنی کی وجوہات جاننے اور ان کے سدباب کیلئے سر جوڑ کر بیٹھنے کا وقت ہے، یہ وقت اپنے صوبے کے عوام کو مایوسی کی دلدل سے نکالنے کا وقت ہے، یہ وقت صنعتی بحالی کا ہے، یہ وقت اذیت ناک لوڈشیڈ نگ سے خلاصی کا ہے، یہ وقت اپنے عوام کی توقعات پر پورا اتر کر انہیں خوشحالی کی نئی راہ پر گامزن کرنے کا ہے، یہ وقت صوبے کے معاشی استحکام کے حصول کا ہے۔ ہمیں عوام کا بھرپور اعتماد حاصل کرنے کیلئے مشترکہ جدوجہد کرنا ہو گی۔ ہمیں حکومت اور عوام کے درمیان حائل خلیج کو ختم کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر! اس سے قبل کہ میں مخلوط حکومت کی جامع پالیسیوں اور مستقبل کے لائحہ عمل کا اس معزز ایوان کے سامنے احاطہ کروں، میں ضروری سمجھتا ہوں کہ رواں مالی سال کے اخراجات جاریہ کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات، سالانہ ترقیاتی پروگرام کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات اور آئندہ مالی سال 2013-14 کے اخراجات جاریہ اور ترقیاتی پروگرام کے بارے میں اس معزز ایوان کو آگاہ کروں۔

بجٹ میں بہتر مانیٹرنگ کیلئے ہر محکمے کیلئے کارکردگی اہداف رکھے گئے ہیں۔ بجٹ اصلاحات کے تحت اب تمام محکمے اپنی کارکردگی کے اہداف کیلئے صوبائی کابینہ کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ مزید برآں کارکردگی کے یہ اہداف محکمہ خزانہ کی ویب سائٹ پر دستیاب ہوں گے تاکہ عوام ان کا جائزہ لے کر حکومت کا محاسبہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کی اجازت سے مالی سال 2012-13 کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ 2012-13 کے بجٹ میں کل وصولیات کا تخمینہ 303 ارب روپے لگایا گیا تھا جبکہ نظرثانی شدہ وصولیوں کا تخمینہ 261 ارب 7 کروڑ 26 لاکھ روپے ہے۔

جناب سپیکر! نظرثانی شدہ وصولیات کے ذکر کے بعد اب میں نظرثانی شدہ اخراجات برائے سال 2012-13 پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کل اخراجات کا تخمینہ 303 بلین روپے لگایا گیا تھا جو کہ رواں مالی سال کے آخری عشرے میں نظرثانی کے بعد اب 297ارب 7 کروڑ26لاکھ روپے مقرر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اس ایوان کے سامنے اخراجات جاریہ اور ترقیاتی پروگرام کی مد میں تخمینہ جات اور اخراجات کا میزانیہ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں:

(الف) اخراجات جاریہ: اخراجات جاریہ کی مد میں بجٹ کا تخمینہ 191ارب60 کروڑ روپے لگایا گیا تھا، نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں یہ رقم بڑھ کر 195ارب روپے ہو گئی ہے۔

(ب) اخراجات برائے ترقیاتی پروگرام: مالی سال 2012-13 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 97ارب45 کروڑ80لاکھ روپے تھا جو نظرثانی کے بعد 88ارب 13 کروڑ6لاکھ روپے ہو گیا ہے جس میں پی ایس ڈی پی کی مد میں وصول کردہ 3ارب 72 کروڑ 11 لاکھ روپے بھی شامل ہیں۔ یوں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے اخراجات کے تصرف کا تخمینہ مختص رقم کا تقریباً90 فیصد رہا۔ اس طرح خالصتاً صوبائی اے ڈی پی کا کل حجم 74ارب 20 کروڑ روپے تھا جو نظرثانی کے بعد 73ارب 64 کروڑ99لاکھ روپے ہو گیا ہے۔ یوں صوبائی اے ڈی پی کی مد میں اخراجات کی شرح تناسب 99 فیصد رہی۔ اس طرح بیرونی امداد کی مد میں 23ارب 25 کروڑ80لاکھ کی رقم متوقع تھی جبکہ نظرثانی شدہ حجم 10ارب 75 کروڑ 95لاکھ رہا اور اس طرح شرح تناسب 46 فیصد رہا۔ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 941 تھی اور ان میں سے 667 جاری اور 274 نئے منصوبے شامل تھے۔ رواں مالی سال کے اختتام تک ان شاءاللہ 252 منصوبے مکمل ہونے کی امید ہے۔

بجٹ2013-14

جناب سپیکر! اب میں آئندہ مالی سال 2013-14 کا بجٹ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ آئندہ مالی سال میں صوبے کو حاصل ہونے والے کل محاصل کا تخمینہ 344ارب روپے ہے جو رواں مالی

سال کی نسبت تقریباً 13.5 فیصد زیادہ ہے جبکہ اخراجات کا تخمینہ بشمول سالانہ ترقیاتی پروگرام بھی 344 ارب روپے ہے،اس طرح یہ ایک متوازن بجٹ ہے۔

مجھے یہ بیان کرتے ہوئے مسرت ہورہی ہے کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں خیبر پختونخوا کے عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے،اس طرح موجودہ ٹیکسوں میں بھی کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا البتہ ٹیکس نظام میں اصلاحات کے عمل کو خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کے قیام سے شروع کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیلات کچھ اس طرح ہے:

- مرکزی ٹیکسوں میں سے صوبے کو 198 ارب 26 کروڑ 93 لاکھ روپے ملنے کا امکان ہے جو رواں مالی سال کی نسبت 8 فیصد زیادہ ہیں۔
- بدامنی کے خلاف جنگ کے اخراجات کے طور پر 23 ارب 82 کروڑ 34 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے جو رواں مالی سال کی نسبت 8 فیصد زیادہ ہیں۔
- صوبے کے جنوبی اضلاع میں تیل و گیس کی پیداوار پر رائلٹی کی مد میں 27 ارب 49 کروڑ 57 لاکھ 41 ہزار روپے ملیں گے جو رواں مالی سال کی نسبت 24 فیصد زیادہ ہیں۔
- سروسز پر جنرل ٹیکس سے 6 ارب روپے ملنے کی توقع ہے جبکہ صوبے کے اپنے محاصل سے تقریباً 8 ارب 55 کروڑ 92 لاکھ 63 ہزار روپے وصولی کا امکان ہے۔علاوہ ازیں اس صوبے میں واقع اپنے وسائل سے قائم شدہ پن بجلی گھروں سے 2 ارب 36 کروڑ 12 لاکھ 56 ہزار روپے ملیں گے۔اس طرح صوبے کے اپنے محاصل کا مجموعی حجم 10 ارب 92 کروڑ 5 لاکھ 19 ہزار روپے ہوگا۔
- بجلی کے خالص منافع کی مد میں 6 ارب روپے اور خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں 25 ارب روپے ملیں گے۔
- دیگر متفرق وسائل سے 72 کروڑ 70 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔
- Foreign Project Assistance کی مد میں 35 ارب روپے ملنے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں اخراجات کا تخمینہ 344ارب روپے ہے جس میں 211ارب روپے اخراجات جاریہ کیلئے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت تقریباً10 فیصد زیادہ ہیں۔ چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- صحت کیلئے22ارب80 کروڑ70لاکھ 5ہزار روپے
- تعلیم کیلئے66ارب60 کروڑ80لاکھ30ہزار روپے
- پولیس کیلئے23ارب78 کروڑ13لاکھ98ہزار روپے
- ایریگیشن کیلئے3ارب12 کروڑ21لاکھ58ہزار روپے
- فنی تعلیم اور افرادی تربیت کیلئے 1ارب 97 کروڑ24لاکھ 41ہزار روپے
- زراعت کیلئے2ارب 91 کروڑ38لاکھ69ہزار روپے
- ماحولیات کیلئے 1ارب 27 کروڑ51لاکھ22ہزار روپے
- مواصلات و تعمیرات کیلئے4ارب 93 کروڑ58ہزار روپے
- پنشن کیلئے24ارب روپے
- گندم پر سبسڈی کیلئے 2ارب 50 کروڑ روپے اور
- قرضوں پر مارک اپ کی ادائیگی کیلئے 11ارب 16 کروڑ94لاکھ ایک ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے مالی سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں:

- سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 118ارب روپے ہے۔
- آئندہ مالی سال کا صوبائی ترقیاتی پروگرام 83 ارب روپے پر محیط ہے جو کہ رواں مالی سال کے منظور شدہ تخمینے سے 12 فیصد زیادہ ہے۔
- صوبائی ترقیاتی پروگرام 983 منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں 609 جاری اور 374 نئے منصوبے شامل ہیں۔

- یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2013-14 کی تیاری میں ہم نے زیادہ رقم جاری منصوبوں کیلئے مختص کی ہے تاکہ ان کی فوری تکمیل سے عوام الناس کو نہ صرف فائدہ پہنچے بلکہ Throw forward liability کو کم سے کم کیا جاسکے۔

رواں مالی سال میں بیرونی امداد کی مد میں 23 ارب 25 کروڑ 80 لاکھ روپے متوقع تھے جبکہ آئندہ مالی سال کیلئے بیرونی امداد کے تحت 35 ارب روپے کا تخمینہ ہے۔ اس میں 30 ارب 69 کروڑ 52 لاکھ 80 ہزار روپے گرانٹ اور صرف 4 ارب 30 کروڑ 47 لاکھ اور 20 ہزار آسان شرائط پر قرضہ ہے۔ اس سلسلے میں ہم دوست ممالک کے مشکور ہیں اور مزید تعاون کی بھی امید رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری مخلوط حکومت نے مالیاتی نظم وضبط کو مؤثر بنانے کیلئے بجٹ کو تین حصوں میں یعنی فلاحی، ترقیاتی اور انتظامی بجٹ میں تقسیم کیا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 162 ارب 96 کروڑ 90 لاکھ روپے فلاحی بجٹ میں مختص کرنے کی تجویز ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 7 فیصد زیادہ ہے۔ ترقیاتی بجٹ کیلئے آئندہ مالی سال 118 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو رواں مالی سال کی نسبت 17 فیصد زیادہ ہے۔ ترقیاتی بجٹ میں اس امر پر خصوصی توجہ دی گئی ہے کہ وہ جاریہ سکیمیں جن کی تکمیل سے عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ یقینی ہے، انہیں پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اولین ترجیح کے طور پر فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ اسی طرح انتظامی بجٹ کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 63 ارب 3 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو رواں مالی سال کی نسبت 14 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اس معزز ایوان کے سامنے انتہائی گھمبیر مسائل کے حل کیلئے انقلابی اقدامات اور سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 2013-14 پیش کرنا چاہتا ہوں۔

شعبہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین

معذور افراد کی فلاح و بہبود: جناب سپیکر! بصارت اور سماعت و قوت گویائی سے محروم خصوصی افراد اور ذہنی اور جسمانی معذوروں کی فلاح و بہبود کیلئے متعدد منصوبوں پر کام ہوگا۔ ملازمتوں میں ان کا کوٹہ، معذوری سرٹیفیکیٹ کا اجراء، سفید چھڑی، آلہ سماعت، وہیل چیئر اور ٹرائی سائیکل کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

خواتین کی فلاح و بہبود: جناب سپیکر! ہماری حکومت خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کیلئے خصوصی توجہ دے گی اور ان کو معاشرے میں جائز مقام دلوانے کیلئے بھرپور کوشش کی جائے گی۔ سیاسی شرکت اور معاشی ترقی کے مواقع دیئے جائیں گے۔ غیر مقامی خواتین استانیوں کو ٹرانسپورٹ الاؤنس دیا جائے گا اور حتی المقدور کوشش ہو گی کہ خواتین استانیوں کو ان کی یونین کونسل کے سکولوں میں ہی تعینات کیا جائے۔ سکول جانے والی بچیوں کیلئے پہلے سے جاری تمام سہولتیں میسر رہیں گی۔ اس کے علاوہ صوبے کے مختلف اضلاع میں سماجی بہبود کمپلیکس کی تعمیر، خواتین کیلئے دستکاری اور ہنر سکھانے کے سنٹر کا قیام، خصوصی بچوں کی تعلیم کیلئے اساتذہ ٹریننگ سنٹر کے قیام کے علاوہ ہنر مند گھریلو خواتین کی فلاح و بہبود و ترقی کیلئے اقدامات کئے جائیں گے۔

گداگری، منشیات بحالی مراکز و سرکاری دارالکفالے: گداگروں کی بحالی کے مراکز اور دارالکفالہ اور منشیات کے عادی افراد کی بحالی کیلئے مراکز جو پہلے سے قائم کئے گئے تھے، موجودہ حکومت ان اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کیساتھ ساتھ مرحلہ وار مزید ایسے مراکز قائم کرے گی۔ سال 14-2013 میں اس شعبے کے 31 منصوبوں کیلئے 49 کروڑ 28 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

بہبود آبادی

جناب سپیکر! محکمہ بہبود آبادی زچہ و بچہ کی مناسب نگہداشت کے علاوہ عوام الناس کو بہبود آبادی اور تولیدی صحت کی خدمات مہیا کرنے کیلئے ایک جامع اور مربوط منصوبے پر کام کر رہا ہے جن میں دور افتادہ علاقوں میں سہولیات کی فراہمی اور خصوصی مراکز کے قیام کو یقینی بنایا جائے گا۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 6 منصوبوں کیلئے 22 کروڑ 48 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

کھیل، ثقافت و سیاحت

جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا کا ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی خدوخال سیاحوں کیلئے مزید پرکشش بنائے جائیں گے۔ سیاحوں کیلئے سہولیات اور سیاحت کے شعبے کو مزید وسعت دی جائے گی تاکہ صوبے کی رونق بحال ہو جائے۔ سیاحت کے شعبے میں پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ علاوہ ازیں صوبائی حکومت اس شعبے کو مزید پرکشش بنانے کیلئے ٹورازم پالیسی

اور New Initiatives کے نام سے ایک نیا منصوبہ شروع کر رہی ہے۔ صوبائی حکومت نے اس شعبے کے 39 منصوبوں کیلئے 87 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔

شعبہ اوقاف، حج، مذہبی امور اور اقلیتی برادری

جناب سپیکر! صوبے کے مختلف اضلاع میں دارالعلوم کی تعمیر و ترقی اور مقبروں کے گرد حفاظتی چار دیواری کی تعمیر، یتیم خانوں کا قیام، حیات آباد میں ماڈل دینی مدرسے کے قیام کیساتھ ساتھ مساجد کے پیش اماموں کیلئے اسلامی کتب کی خریداری بھی شامل ہے۔

اقلیتی برادری کے تعلیمی اداروں، رہائشی کالونیوں اور مذہبی مقامات کی تعمیر و مرمت و بحالی اور 'مشنری' سکولوں کے طلباء کیلئے مفت کتابیں، یونیفارم، ٹیوشن فیس اور تعلیمی وظائف کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ علاوہ ازیں کیلاش کی اقلیتی برادری کیلئے خصوصی پیکج بھی تیار کیا گیا ہے۔ اس شعبے کے کل 14 منصوبوں کیلئے 10 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

شاہرات

جناب سپیکر! صوبائی حکومت آئندہ مالی سال صوبے کے مختلف علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کیلئے منصوبے شروع کرے گی جس سے مختلف اضلاع میں 521 کلومیٹر پختہ سڑکیں اور 14 آر سی سی پلوں کے علاوہ 35 سٹیل پلوں کی تعمیر و تنصیب مکمل کی جائے گی۔ اس کے علاوہ صوبے کے مختلف اضلاع میں پلوں اور سڑکوں کی جائزہ رپورٹ بھی تیار کی جائے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 107 منصوبوں کیلئے 10 ارب 25 کروڑ 83 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

کلین اینڈ گرین پشاور شہر

اب میں کلین اینڈ گرین پشاور شہر کے حوالے سے چند اہم اقدامات کا اعلان کروں گا۔ پشاور خیبر پختونخوا کے ماتھے کا جھومر ہے، اس کا حسن پورے صوبے کا حسن ہے مگر افسوس کہ ماضی میں اس پر ہر طرح کا معاشی، تعلیمی، سماجی اور سیاسی بوجھ توڈالا گیا مگر جب اس کے حقوق اور ترقی کی بات آئی تو اسے مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا۔ ہم پشاور کے عوام کو یقین دلاتے ہیں کہ پشاور کو ہم دوبارہ پھولوں کا شہر بنائیں گے ان شاء اللہ۔ اس کی تزئین و آرائش کیساتھ ساتھ اس کی صفائی کا بہترین انتظام کریں گے۔ ٹوٹی پھوٹی سڑکوں کی

تعمیر، صاف پانی کی فراہمی اور سیوریج اور ڈرینج سسٹم کو دنیا کے ترقی یافتہ شہروں کی طرز پر ترقی دیں گے۔ اس مقصد کیلئے ایک ارب کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ علاوہ ازیں پشاور شہر میں Model Water and Sanitation Company کے قیام کو ممکن بنانے، میونسپل خدمات کی بہم رسانی یقینی بنانے اور پشاور کی سڑکوں پر بڑھتے ہوئے ٹریفک کے دباؤ اور شہریوں کی مشکلات کے پیش نظر ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے ایک Mass Transit System کی Feasibility study بھی آئندہ مالی سال کرائے جانے کی تجویز ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! پشاور میں ٹریفک اور آمد و رفت کے مسائل حل کرنے کیلئے جاری منصوبوں جن میں مولانا مفتی محمود فلائی اوور بھی شامل ہے، کو اس سال مکمل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ رنگ روڈ کے شمالی حصے یعنی چارسدہ روڈ تا پجگی روڈ کی تعمیر، پجگی روڈ تا ورسک روڈ کی تعمیر، رنگ روڈ پر موجودہ Railway Overpass کی کشادگی، حصول اراضی برائے Detour Section of Southern Bypass پر کام کو تیز کیا جائے گا۔ حکومت نے نئے منصوبہ جات میں حیات آباد فیز۔III انٹری جمرود روڈ پر فلائی اوور کی تعمیر، سپین جمات، اسلامیہ کالج اور اقراء چوک جمرود روڈ پر فلائی اوور کا ڈیزائن و تعمیر، سیوریج سسٹم واپ گریڈیشن کے علاوہ موجودہ 'سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ' ورسک روڈ پشاور کی مرمت و بحالی جیسے منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ پشاور شہر میں Mass Transit System متعارف کرانے کیلئے منصوبہ بندی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ شہر کی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بوجھ کم کرنے کیلئے نئے لنک روڈز کی تعمیر اور پرانی سڑکوں کو بہتر کیا جائے گا۔

پشاور میں شہری آبادی کو مختلف دشواریوں سے نکالنے کیلئے ایک ارب روپے کی خطیر رقم سے Peshawar Uplift Programme کے نام سے ایک نیا منصوبہ شروع کیا جائے گا جس کی تکمیل سے اس کی علاقائی خوبصورتی بحال ہو جائے گی۔ سال 14-2013 میں اس شعبے کے 20 منصوبوں کیلئے 4 ارب 69 کروڑ 21 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(تالیاں)

آبنوشی

جناب سپیکر! ہر گھر تک صاف پانی پہنچانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ مالی سال 14-2013 میں اس شعبے میں کئی اہم منصوبوں کو شامل کیا گیا ہے جن میں پرانے اور بوسیدہ پائپوں کی تبدیلی، صوبے کے مختلف اضلاع میں واٹر سپلائی منصوبوں پر کام، پشاور اور مینگورہ میں Gravity Water Supply Scheme کا مطالعاتی جائزہ کو مکمل کرنا شامل ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 20 منصوبوں کیلئے 3 ارب 26 کروڑ 18 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

آبپاشی

جناب سپیکر! زراعت کے شعبے میں پائیدار ترقی کا براہ راست انحصار پانی کی بروقت دستیابی پر ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں قابل کاشت رقبہ 6.5 ملین ایکڑ ہے جبکہ زیر آبپاشی رقبہ صرف 2.2 ملین ایکڑ ہے۔ آبپاشی کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے ضلع مردان اور ملاکنڈ ایجنسی کی 25 ہزار 200 ایکڑ بنجر اراضی کو آبپاشی کی سہولیات مہیا کرنے کیلئے بائیزئی ایریگیشن منصوبے پر کام کا آغاز کیا ہے جو رواں مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ صوبے میں دوسرے ترقیاتی منصوبوں پر بھی کام جاری ہے جن میں پلیئی ڈیم چارسدہ، درملک ڈیم کوہاٹ، غول بانڈہ ڈیم اور مردان خیل ڈیم کرک شامل ہیں۔ ان منصوبوں کی تکمیل سے 36 ہزار 300 ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ان منصوبوں کے علاوہ خاندان جونالی کچھ ایریگیشن سکیم چترال، ہیروشاہ مائنر سوات کی تعمیر کیساتھ ساتھ دریائے سوات پر بیراج، سرن رائٹ بنک کینال مانسہرہ، پیہور ہائی لیول کینال صوابی کے تفصیلی ڈیزائن پر کام اگلے سال سے شروع کیا جائے گا۔ اس کیساتھ ساتھ صوبے کے مختلف اضلاع میں نئی سکیمیں جن میں کنڈل ڈیم صوابی، صنم ڈیم دیر لوئر، جلوزئی ڈیم نوشہرہ، گدوالیاں ڈیم ہری پور جیسے منصوبے شامل ہیں، کی تکمیل سے تقریباً 11 ہزار 600 ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔ اس شعبے کے 90 منصوبوں کیلئے 3 ارب 13 کروڑ 82 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

پبلک سیکٹر ڈیویلپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی)

میں معزز ایوان کے سامنے اس امر کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں صوبائی اے ڈی پی اور Foreign funded projects کے علاوہ 169 اہم منصوبوں کیلئے پی ایس ڈی پی سے 84 ارب روپے سے زائد فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ ان منصوبوں میں 155 جاری منصوبے اور 14 نئے منصوبے شامل ہیں۔ ان میں لواری ٹنل، حسن ابدال حویلیاں مانسہرہ ایکسپریس وے، نوشہرہ دیر چترال ہائی وے، مانسہرہ ناران جلکھڈ ہائی وے، پشاور نادرن بائی پاس، بھاشا ڈیم اور سی آر بی سی فرسٹ لفٹ، بے نظیر ہسپتال پشاور جیسے اہم منصوبے شامل ہیں۔ علاوہ ازیں Remodeling of Warsak Canal System کا ایک بڑا منصوبہ بھی شامل کیا گیا ہے جس کے ذریعے پشاور اور نوشہرہ کے اضلاع میں آبپاشی کے نظام کو بہتر بنایا جائے گا۔ ہم نے قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں وفاقی حکومت کو یہ باور کرایا ہے کہ رواں مالی سال کے برعکس اگلے سال 14-2013 کیلئے مختص شدہ رقم کے اجراء کو یقینی بنایا جائے۔

ٹرانسپورٹ

جناب سپیکر! ٹرانسپورٹ کے شعبے میں عوام کو آمدورفت اور تجارتی اشیاء کی نقل و حمل کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں 10 منصوبوں کیلئے کل 16 کروڑ 63 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس شعبے کے قابل ذکر منصوبوں میں پشاور کیلئے ماسٹر پلاننگ فار ٹریفک مینجمنٹ اور ٹرانسپورٹ پلاننگ اینڈ ٹریفک انجینئرنگ یونٹ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

محنت کشوں کی فلاح و بہبود کے اقدامات

صوبائی حکومت مزدوروں اور محنت کشوں کی فلاح و بہبود، ان کو بہتر ماحول مہیا کرنے اور مزدور بچوں اور خواتین کو جبری مشقت سے نجات دلانے کیلئے کئی اقدامات کر رہی ہے جن میں پشاور لیبر ڈیٹا بیس قائم کرنا، لیبر کے محکمے میں چائلڈ اینڈ 'بانڈڈ' لیبر یونٹ کا قیام اور اٹھارہویں ترمیم کے تناظر میں قانون سازی کے منصوبے شامل ہیں۔ آئندہ مالی سال اس شعبے کے تین منصوبوں کیلئے 2 کروڑ 25 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

علاقائی ترقی

جناب سپیکر! صوبے کے دو بڑے علاقائی ترقیاتی منصوبہ جات، کالا ڈھاکہ اور کوہستان علاقائی ترقیاتی پراجیکٹس ترقی اور خوشحالی میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ان منصوبوں کے تحت زراعت، آبپاشی، جنگلات، سڑکیں، آب رسانی وغیرہ کے شعبوں کو ایک مربوط نظام کے تحت ترقی دی گئی ہے تاکہ ان منصوبوں کی تکمیل سے علاقائی آمدنی، ذرائع آمدورفت اور روزگار کے مواقع بڑھ سکیں۔ صوبائی حکومت نے اس شعبے کے 39 منصوبوں کیلئے 14ارب 75 کروڑ 96لاکھ روپے مختص کئے ہیں جن سے 34 کلومیٹر پکی اور کچی سڑکیں بنائی جائیں گی، 10 چھوٹے پن بجلی گھر تعمیر کئے جائیں گے، 22 آب رسانی کے منصوبے مکمل کئے جائیں گے اور پینے کے صاف پانی کی 23 سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔اس کے علاوہ پانی وصحت و صفائی کمپنی (Water & Sanitation Company) کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ صوابی میں تفریحی پارک کا قیام جبکہ ایوبیہ میں چیئر لفٹ کی تبدیلی اور نتھیا گلی میں پارکنگ پلازہ کی تعمیر بھی شامل ہے۔ صوبے کے پسماندہ اضلاع میں غربت میں کمی اور سماجی تحفظ کیلئے 2ارب کی لاگت سے ایک نیا منصوبہ شروع کیا جارہاہے۔

(تالیاں)

تحقیق وترقی

جناب سپیکر! محکمہ منصوبہ بندی وترقیات، ILO کی تکنیکی معاونت سے سماجی تحفظ کے شعبہ کیلئے ایک مربوط حکمت عملی بنانے کے علاوہ اصلاحاتی پروگرام شروع کرے گا۔ صوبائی حکومت نے Mapping / Stock Taking سروے پر کام کا آغاز کر دیا ہے۔اس کے علاوہ وفاق کے تعاون سے سماجی تحفظ کے ایک پروگرام کا آغاز کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں پالیسی سازی میں تسلسل اور وسعت برقرار رکھنے کیلئے مختلف شعبہ جات کے Think Tank بھی بنائے جائیں گے جن میں ہر طبقہ فکر کو نمائندگی دی جائے گی۔

جناب سپیکر! محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے اس کی تشکیل نو کی جائے گی جبکہ محکمہ کے عوام کیساتھ رابطے کیلئے ان کی انتظامی سطح پر تبدیلی کیلئے Change Management کے نام سے نیا یونٹ قائم کیا جارہاہے۔ M&E کو مزید مستحکم کرنے کیلئے اس کی

استعداد کار بڑھائی جائے گی۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے شعبے کے 17 منصوبوں کیلئے 80 کروڑ 38 لاکھ 57 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔

سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا فروغ

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں بائیو ٹیکنالوجی کے فروغ اور تحقیقی اداروں میں آئی ٹی کے استعمال کے علاوہ ایبٹ آباد میں مزید ایک آئی ٹی پارک قائم کرنے کیلئے ڈیزائن اور ماسٹر پلان کی تیاری کیساتھ ساتھ صوبے کے مختلف پولی ٹیکنک اور ٹیکنکل اداروں میں ایم آئی ایس پروگرام کے اجراء کے علاوہ پشاور میونسپل کارپوریشن کی کمپیوٹرائزیشن اور تعلیمی و تحقیقی اداروں کی معاونت کے منصوبے شامل ہیں۔ ان منصوبوں کیساتھ ساتھ E-Governance کے نام سے ایک نیا منصوبہ بھی شروع کیا جارہا ہے جو 'گڈ گورننس' کی جانب ایک اہم پیش رفت ہوگی۔ اس شعبے کے 27 منصوبوں کیلئے 57 کروڑ 11 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

داخلہ / محکمہ جیلخانہ جات میں ترقیاتی سرگرمیاں

جناب سپیکر! محکمہ پولیس کے رواں منصوبوں میں پولیس تھانوں، پوسٹوں اور لائنز کی تعمیر و مرمت کے کئی منصوبے شروع کرنے کے علاوہ پی ٹی سی ہنگو میں ہاسٹل کی تعمیر، سپیشل برانچ پولیس کیلئے دفاتر کی تعمیر شامل ہے۔ جیلخانہ جات کے شعبے میں صوبہ بھر کے جیلوں کی تعمیر و مرمت کے علاوہ سیکورٹی کا جدید نظام، شمسی توانائی سے چلنے والے بجلی کے آلات کیساتھ ساتھ پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں صوبے کے جیلوں میں ضرورت کے تحت انفراسٹرکچر پراجیکٹ کا تفصیلی ڈیزائن تیار کیا جائے گا۔ اس مقصد کے 35 منصوبوں کیلئے 3 ارب 70 کروڑ 30 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

انصاف و قانون

جناب سپیکر! مختلف اضلاع میں جوڈیشل کمپلیکس تعمیر کئے جائیں گے۔ ضلع پشاور میں ریگی للمہ کے مقام پر جوڈیشل اکیڈمی کی ماسٹر پلاننگ اور ڈیزائننگ کا اہم منصوبہ شامل کیا گیا ہے۔ جوڈیشل انفراسٹرکچر میں بہتری، بحالی اور ترقی کے مختلف منصوبے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کئے گئے ہیں۔

صوبے میں پہلی دفعہ موبائل کورٹس کا قیام بھی عمل میں لایا جارہا ہے۔اس شعبے کے 20 منصوبوں کیلئے 81 کروڑ 87 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

بحالی و آبادکاری/ریسکیو 1122 کی توسیع

جناب سپیکر! قدرتی آفات سے بچاؤ کے بہترین منصوبوں کے علاوہ صوبہ بھر میں متعلقہ اہلکاروں کو تربیت بھی دی جائے گی۔ ضلع سوات اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔اس کے 6 منصوبوں کیلئے 1 ارب 44 کروڑ 74 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

صنعت و حرفت کا فروغ

جناب سپیکر! ہماری تکنیکی تعلیم فراہم کرنے والی درسگاہیں انڈسٹری کے رجحانات کو مدنظر رکھے بغیر اپنا نصاب ترتیب دینے کا وطیرہ اپنائے ہوئے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ تکنیکی تعلیم کے نظام کی ترجیحات کا از سر نو جائزہ لیا جائے اور ایسی ٹیکنالوجیز میں طلباء کو تربیت دی جائے کہ نہ صرف وہ ہماری انڈسٹری کی ضروریات پوری کریں بلکہ اپنی صحیح سمت میں تربیت کی بدولت جلد از جلد ملازمت بھی حاصل کرسکیں۔ اس مقصد کیلئے 150 ملین روپے کی لاگت سے ایک Technology Upgradation and Skill Development Company قائم کرنے کی تجویز ہے، ساتھ ہی ساتھ 100 ملین روپے کے فنڈ کے ذریعے ایک Skill Development Program بھی ترتیب دیا جائے گا جس میں CFCs کے ذریعے 18 تا 25 سال عمر کے نوجوانوں کی تکنیکی تربیت اور انہیں مناسب ماہوار وظیفہ دینے کا بھی بندوبست کیا جائے گا۔آئندہ مالی سال میں حکومت تیز تر معاشی ترقی کیلئے صنعتی شعبے میں دوررس اقدامات کرے گی۔ حطار، درگئی، ایبٹ آباد اور چترال میں انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام جبکہ نوشہرہ میں انڈسٹریل اسٹیٹ کا ماسٹر پلان بھی تیار کیا جائے گا۔ ان انڈسٹریل اسٹیٹس کو مزید ترقی دینے کیلئے Industrial Estate Management Company کے نام سے ایک نیا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے جو انڈسٹریل اسٹیٹس کے انتظام اور ترقی میں کارخانہ دار اور نجی شعبے کو بااختیار بنائے گا۔

جناب سپیکر! پشاور میں ٹیکنکل یونیورسٹی قائم کی جائے گی جبکہ انبار، یار حسین اور تورڈھیر میں ٹیکنکل اور ووکیشنل مراکز قائم کئے جائیں گے اور چترال میں پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں لایا جائے

گا۔نئے مراکز کے قیام کیساتھ ساتھ موجودہ مراکز میں نئی ٹیکنالوجیز متعارف کرائی جارہی ہیں۔ہمیں امید ہے کہ حکومت کی ان کاوشوں سے نوجوانوں کی تکنیکی مہارت میں نہ صرف اضافہ ہوگا بلکہ چھوٹی صنعتوں کے فروغ میں بھی معاون ثابت ہوگا جس سے نوجوانوں کو مناسب روزگار کے مواقع بھی فراہم ہوں گے۔ اس شعبے کے 71 منصوبوں کیلئے 3ارب 23 کروڑ 76 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

معدنیات/بونیر ماربل سٹی کا قیام

جناب سپیکر! صوبے میں ماربل اور گرینائٹ کے شعبے کی ترقی اور بالخصوص ملاکنڈ ڈویژن میں ماربل کے وسیع ذخائر کی کان کے نزدیک Value Addition یقینی بنانے کیلئے بونیر ماربل سٹی کے قیام کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کردیا گیا ہے (تالیاں) جس کیلئے 300 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔اس منصوبے سے نہ صرف ماربل کی صنعت کو فروغ حاصل ہوگا بلکہ مقامی آبادی کیلئے روزگار کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔

سرسبز خیبر پختونخوا

جناب سپیکر! ہمارے صوبے کی معیشت کی اساس زراعت ہے لیکن کسان کو پیداوار کے عوض وہ آمدن نہیں مل پاتی جس کا وہ مستحق ہے۔اس مسئلے میں ایک بڑا حصہ Value chain کے بارے میں درست منصوبہ بندی کا فقدان ہے،اسلئے بجٹ میں Khyber Pakhtunkhwa Value Chain Management Company کے قیام کی تجویز ہے تاکہ عام اور ہارٹیکلچر کسانوں کو جدید زرعی تکنیک کی جانب راغب کیا جاسکے اور ایک Certification کا نظام بھی متعارف کرایا جاسکے تاکہ صوبہ خیبر پختونخوا کے کسان اپنی پیداوار کی ضروری Certification کے بعد ملکی و بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی حاصل کرسکیں۔

جناب سپیکر! زرعی پیداوار کی خرید و فروخت میں منڈی ایک انتہائی اہم مقام رکھتی ہے۔اسلئے حکومت ضروری سمجھتی ہے کہ مارکیٹ کمیٹیوں،آڑھتیوں اور مڈل مین کی یرغمال منڈیوں کے فرسودہ نظام کو فوری طور پر درست کیا جائے۔ محکمہ زراعت کو ضروری ہدایات دی جاچکی ہیں کہ وہ پہلی فرصت میں

مارکیٹ کمیٹی کے فرسودہ قوانین کو ختم کر کے دیگر صوبوں کی طرز پر کسان اور پرائیویٹ سیکٹر کی شمولیت پر مبنی قوانین متعارف کروائیں۔

جناب سپیکر! زراعت ہماری معیشت کا ایک اہم جز ہے۔ صوبے کی تقریباً 80 فیصد آبادی بالواسطہ یا بلاواسطہ زراعت سے وابستہ ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں زرعی اجناس کی کمی اور کل ضروریات کا صرف 40 فیصد بمشکل ہی پیدا کیا جاتا ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے شعبہ زراعت کو ترقی دینے کیلئے خاص حکمت عملی مرتب کی ہے جس میں جدید زرعی ٹیکنالوجی کے استعمال سے بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنایا جائے گا۔ 1800 ایکڑ رقبے پر پھلوں کے باغات، 50 ہزار پھلدار پودوں کی تقسیم، ایک لاکھ زیتون کے پودوں کی کاشت شامل ہے۔ اس کیساتھ 300 ٹن مکئی ہائی بریڈ بیج (Hybrid Seed) پیدا کیا جائے گا جبکہ 4 ہزار 500 میٹرک ٹن ترقی دادہ گندم کا تخم زمینداروں میں تقسیم کیا جائے گا۔

اگلے مالی سال کے دوران 25 نئے بلڈوزر خریدے جائیں گے جبکہ 30 پرانے بلڈوزروں کو کارآمد بنایا جائے گا۔ اس کیساتھ ساتھ 110 سولر اور ڈیزل سے چلنے والے پمپس لگائے جائیں گے۔ 200 پانی کی نئی کھالیں تعمیر کی جائیں گی۔ صوبے میں ماہی پروری کو فروغ دینے کیلئے 400 کنال اراضی پر ماہی پروری کے منصوبوں کی تکمیل کی جائے گی۔ ایک لاکھ 78 ہزار جانوروں کا علاج، 3 لاکھ 68 ہزار جانوروں کو ٹیکے اور 43 ہزار جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کی جائے گی۔ صوبائی حکومت نے اس شعبے کے 51 منصوبوں کیلئے ایک ارب 53 کروڑ 22 لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔

پٹواری کلچر کا خاتمہ

جناب سپیکر! صوبے میں پٹواری کلچر کے ہاتھوں عوام کی پریشانی سے ہم سب بخوبی واقف ہیں۔ پٹواری کلچر کے خاتمے کیلئے صوبائی حکومت مرحلہ وار ان اقدامات پر کام شروع کر چکی ہے۔ اس سلسلے میں ابتدائی طور پر ایبٹ آباد، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، مردان، چارسدہ اور نوشہرہ میں لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا عملی طور پر کام شروع کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں تین مزید اضلاع بنوں، بونیر اور کوہاٹ میں بھی عنقریب کام شروع کر دیا جائے گا۔ ان شاءاللہ آئندہ تین سے چھ مہینے میں عوام کو کمپیوٹرائزڈ دستاویزات کا

اجراء ممکن ہو سکے گا،اس طرح صدیوں پرانا فرسودہ نظام ختم ہو گا اور عوام کو خاطر خواہ سہولت ملنے کے علاوہ حکومتی وسائل میں اضافہ ہو گا۔

ای گورننس (E-Governance)

ہماری مخلوط حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ صوبے میں گورننس کا نظام جدید سائنسی خطوط پر استوار کیا جائے۔ صوبے میں انتظامی مشینری کو ضروری آئی ٹی سپورٹ فراہم کرنے اور 'ای گورننس' کے نظام کو مزید تقویت فراہم کرنے کی غرض سے 500 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس رقم کے ذریعے دیگر امور کے علاوہ لینڈ ریونیو ریکارڈ کی جلد کمپیوٹرائزیشن، شہری ملکیت کی دستاویزات کی کمپیوٹرائزیشن اور عوامی دادرسی کیلئے کال سنٹر نظام متعارف کروانے جیسے اہم اقدامات جو کہ پٹواری اور تھانہ کلچر سے نجات کیلئے پہلا قدم ثابت ہونگے، یقینی بنائے جائیں گے۔

تھانہ کلچر میں تبدیلی

جناب سپیکر! تھانہ کلچر میں تبدیلی ہمارا ہدف ہے۔ اگرچہ ہماری پولیس نے بڑی جوانمردی کیساتھ بدامنی اور بم دھماکوں کا مقابلہ کیا اور پولیس کے جوانوں اور افسروں نے اپنی زندگی قوم پر نچھاور کرنے سے کبھی دریغ نہیں کیا لیکن ہماری حکومت یہ سمجھتی ہے کہ پولیس قانون کی قوت نافذہ ہے اور پولیس سٹیشن پولیس کی تمام سرگرمیوں کا مرکز نگاہ ہے۔ بدقسمتی سے پولیس سٹیشن دور حاضر کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ تھانہ کلچر کے سبب عوام گوناگوں مسائل کا شکار ہیں۔ عام آدمی جب اپنی رپورٹ درج کرانے کیلئے تھانے کا رخ کرتا ہے تو پولیس کے رویے کے سبب اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعے کو فراموش کر کے پولیس سے جان خلاصی کی کوشش کرتا ہے۔ پولیس کا یہ قانونی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ مصیبت زدہ افراد کی مدد کرے اور جرائم پیشہ افراد کو اپنے منطقی انجام تک پہنچانے کیلئے اپنا کردار ادا کرے۔ ہماری مخلوط حکومت کی تمام جماعتوں نے اپنی الیکشن مہم میں یہ عہد کیا تھا کہ حکومت میں آنے کی صورت میں عوام کو موجودہ تھانہ کلچر سے نجات دلائیں گے۔ ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایف آئی آر درج کرانے کیلئے شکایت کنندہ کو تھانے جانے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ ٹیلی فون اور آن لائن ذریعے سے متعلقہ تھانے میں اپنی ایف آئی آر درج کرا کے ٹوکن نمبر حاصل کریگا۔ بعد ازاں ضروری کارروائی متعلقہ تھانے کا انچارج خود

کریگا۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ پولیس میں تبدیلی کا آغاز پولیس سٹیشن سے ہی کرینگے۔ درج ذیل اقدامات کے ذریعے تھانہ کلچر کی تبدیلی کو یقینی بنایا جائے گا:

(تالیاں)

1۔ پولیس کے خلاف شکایات کے نظام کو مؤثر اور بہتر بنانا

2۔ خوش اخلاقی اور عوام سے بہتر رویے کو پولیس کی تربیت کا حصہ بنانا

3۔ مقامی جرگہ / مصالحتی کمیٹیوں کو تھانے میں مؤثر کردار تفویض کرنا اور

4۔ خواتین کی امداد کیلئے تھانوں میں 'خواتین ڈیسک' قائم کرنا

ہمیں امید ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ تھانہ کلچر میں تبدیلی سے عوام میں احساس تحفظ پیدا ہوگا اور امن وامان کی مجموعی صورتحال بہتر ہوگی، ان شاءاللہ۔

بلدیاتی نظام

جناب سپیکر! اس حکومت کی اہم ترین ترجیحات میں بلدیاتی نظام میں اصلاحات مرکزی حیثیت کی حامل ہیں۔ نہ صرف آئندہ مالی سال میں بلدیاتی حکومتوں کے قانون میں ضروری ترامیم متعارف کروائی جائیں گی بلکہ بلدیاتی الیکشن کا جلد انعقاد بھی یقینی بنایا جائے گا۔ اس مقصد کیلئے ایک ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے مجوزہ بلدیاتی نظام میں گاؤں کو بنیادی اور اہم ترین اکائی کی حیثیت حاصل ہوگی جو مقامی سطح پر ترقیاتی سرگرمیوں کا محور ہوگا اور ہر گاؤں میں ایک منتخب کونسل ان سرگرمیوں پر عملدرآمد کرانے کی ذمہ دار ہوگی۔ صوبے کے کم و بیش 11 ہزار دیہاتوں کو ترقی یافتہ بنایا جائے گا۔ اس سلسلے میں یورپین یونین نے ملاکنڈ ڈویژن کے اضلاع کیلئے ایک ہزار ملین روپے فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ علاوہ ازیں صوبائی حکومت کی جانب سے شراکت داری کے فارمولے کے تحت 500 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

صحافی برادری کی فلاح وبہبود کیلئے اقدامات

جناب سپیکر! شعبہ صحافت سے وابستہ برادری کیلئے خصوصی اقدامات کئے جائیں گے۔ صحافی برادری اوران کے بچوں کیلئے ہسپتالوں میں مفت علاج اور میڈیا کالونی کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کئے جائیں گے۔ وہ صحافی جو پیشہ ورانہ خدمات دیتے ہوئے بدامنی کا شکار ہوئے، ان کے اہل خانہ کیلئے خصوصی امداد فراہم کی جائے گی۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال میں ایک صحافتی انڈومنٹ فنڈ کے قیام کی غرض سے 50 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(تالیاں)

بجلی کے خالص منافع کی ادائیگی

جناب سپیکر! اب میں اس معزز ایوان کی توجہ صوبے کیلئے زندگی اور موت کے حامل ایک آئینی مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کا تعلق بجلی کے خالص منافع کی ادائیگی کیساتھ ہے جو ہماری آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

آئین کے آرٹیکل (2) 161 کے تحت صوبے میں واقع پن بجلی گھروں کا خالص منافع صوبے کا حق ہے جبکہ ہمارے صوبے کیساتھ اس سلسلے میں 1978 سے ہونے والا ناروا سلوک آئین کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ واپڈا کسی بھی فارمولے پر بجلی کی خالص آمدنی کی ادائیگی پر رضامند نہیں۔ خالص منافع 1991 سے 6 ارب روپے پر منجمد ہے، تمام کوششوں حتیٰ کہ ثالثی ٹریبونل کے فیصلے کے باوجود مذکورہ رقم میں بڑھوتری نہیں کی گئی۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ 6 ارب روپے کی رقم کی ادائیگی بھی طے شدہ شیڈول کے مطابق نہیں کی جاتی۔ گزشتہ سال کی رقم کا بڑا حصہ اور رواں مالی سال کا مکمل حصہ ابھی تک واجب الادا ہے۔ تمام تر کوششوں کے باوجود واپڈا اس آئینی ذمہ داری کی بجاآوری میں مکمل طور پر ناکام رہا۔ اس رقم کی عدم ادائیگی سے ہماری منصوبہ بندی اور وسائل کی تقسیم کا عمل بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ میں اس معزز ایوان کی وساطت سے وفاقی حکومت جو ثالثی کے عمل میں ضامن تھی، سے گزارش کرتا ہوں کہ آئین پاکستان کی پاسداری کرتے ہوئے اس صوبے کو بلاتاخیر اس کا آئینی حق دیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ وفاقی حکومت نہ صرف تمام واجبات کی ادائیگی کرے گی بلکہ منجمد 6 ارب روپے کی رقم کو موجودہ وقت کے تقاضوں کے

مطابق بڑھائے گی۔ ہمیں مزید امید ہے کہ وفاقی حکومت اس مسئلے کا قابل عمل حل نکال کر صوبے اور وفاق کے درمیان اعتماد کے فقدان کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرے گی۔

انرجی ایمرجنسی

جناب سپیکر! پورا ملک توانائی کے شدید بحران سے دوچار ہے، صوبے کی صنعت و حرفت کا پہیہ جام ہے جس کے نتیجے میں بے روزگاری میں اضافہ ناقابل برداشت حدوں کو چھو رہا ہے۔ Energy crisis ان حالات میں نیشنل سیکورٹی کے برابر اہمیت اختیار کر چکی ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کی منظوری کے بعد بھی ملک میں بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کی بڑی ذمہ داری اب بھی وفاق کے پاس ہے۔ صوبائی حکومت قلیل وسائل کے باوجود اپنے عوام کی مدد کیلئے جنگی خطوط پر لوڈشیڈنگ کے مسئلے سے نبرد آزما ہونے کیلئے پرعزم ہے۔ ان حالات میں حکومت نے صوبے میں انرجی ایمرجنسی نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے مطابق دوسرے منصوبوں کی بجائے توانائی کے منصوبوں کو اولیت دی جائیگی۔ بینک آف خیبر کی اسلامی بینکاری کے تعاون سے پن بجلی کے چھوٹے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔ اس مقصد کیلئے پرائیویٹ سیکٹر کو اسلامی بینکاری سے شراکت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کی دعوت دی جائے گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں پن بجلی کے دو منصوبے مچئی اور رنولیہ پیداوار شروع کر دیں گے اور ان سے قریباً 20 میگاواٹ بجلی حاصل ہو گی۔ اس طرح 457 میگاواٹ کے مزید چار بڑے منصوبے جو وفاقی حکومت کی منظوری کے منتظر ہیں، ان شاءاللہ آئندہ سال ان پر کام شروع کر دیا جائے گا۔ ان منصوبوں میں 150 میگاواٹ شرمئی، 144 میگاواٹ ششگئی زندولی، 132 میگاواٹ شوگوسن اور 31 میگاواٹ کوٹو کے منصوبے شامل ہیں۔ میں اس ایوان کے توسط سے وفاقی حکومت سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ نازک صورتحال اور وسیع تر قومی مفاد کے پیش نظر تمام Formalities سے صرف نظر کرتے ہوئے نہ صرف ان منصوبوں کی فی الفور منظوری دے بلکہ آئندہ بجلی کے منصوبوں کی جلد از جلد منظوری کیلئے بھی ایک بہتر لائحہ عمل مرتب کرے۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال ان منصوبوں کیساتھ ساتھ دیگر پن بجلی کے منصوبوں کی جلد تکمیل کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے علاوہ ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے بھی لگ بھگ 2ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ پن بجلی منصوبوں کے علاوہ صوبائی حکومت نے توانائی کے دیگر وسائل کو بھی بروئے کار لاکر بجلی پیدا کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ چونکہ اللہ رب العزت نے اس صوبے کو ہائیڈل وسائل کیساتھ ساتھ تیل و گیس کے وسیع ذخائر سے بھی نوازر کھاہے اور آئین نے بھی صوبے کی ضروریات پورا کرنے کیلئے اسے ترجیح کا حق دیاہے، اسلئے کوہاٹ یا کرک کے ذخائر کے نزدیک 200 میگاواٹ کے ایک گیس پاور تھرمل بجلی گھر کی Feasibilityاور تعمیر شروع کرنے کی بھی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ روایتی ذرائع کے علاوہ دیگر غیر روایتی ذرائع یعنی متبادل قابل تجدید توانائی کا فروغ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ Alternate Renewable Energy (ARE) کی جانب اولین اقدام کے طور پر نہ صرف 10 میگاواٹ کے ایک سولر پاور پلانٹ پر آئندہ مالی سال میں کام شروع کیا جائے گا بلکہ اسے ڈیڑھ سال کی مختصر مدت میں ان شاءاللہ تعالیٰ مکمل کیا جائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ 50 میگاواٹ کے ایک مزید سولر پلانٹ کی تعمیر کرنے کیلئے ایک جائزہ رپورٹ پر کام شروع کیا جائے گا۔ ہوا کی قوت بجلی پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے، اس مقصد کیلئے ایک تفصیلی جائزہ رپورٹ پر کام شروع کیا جائے گا اور ساتھ ہی 10 میگاواٹ کے ایک پائلٹ پراجیکٹ پر کام شروع کرنے کی بھی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! صوبے کی بجلی کی طلب پورا کرنے اور ساتھ ہی ساتھ بڑے شہروں کے Urban waste کو تلف کرنے کیلئے ایک دو میگاواٹ کے پائلٹ بائیوماس پاور پلانٹ پر کام شروع کرنے کی بھی تجویز ہے۔

بین الاقوامی تحقیق کے مطابق بائیوڈیزل کی پیداوار بھی توانائی کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ صوبے میں بائیوڈیزل کی پیداواری صلاحیت کا اندازہ کرنے کیلئے ایک ماڈل یا جٹروفہ فارم (Jetropha Farm) کے قیام کی بھی تجویز ہے۔

18 میگاواٹ پیہور ہائیڈل پاور پلانٹ جس کا Power Purchase Agreement تعطل کا شکار ہے، اس کی بجلی سستے داموں صنعتکاروں کو مہیا کرنے کے ایک منصوبے پر بھی مناسب فورم پر غور کیا جارہا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! صوبے کے اندر جلد از جلد ایک تیل صاف کرنے والی جدید ریفائنری قائم کی جائے گی جس کی یومیہ پیداوار ان شاء اللہ تعالیٰ 40 ہزار بیرل ہوگی۔ اس سلسلے میں پاکستان سٹیٹ آئل کیساتھ دستاویزی یادداشت پر دستخط کئے جاچکے ہیں اور جلد ہی ضلع کوہاٹ میں Feasibility کے بعد ریفائنری کی تعمیر شروع کی جائے گی جو کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ماڈل پر ہوگی جس کیلئے حسب ضرورت اے ڈی پی کے علاوہ دیگر فنڈز سے بھی ایک ارب روپے تک کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ اس ریفائنری کے منصوبے سے تیل و گیس پیدا کرنے والے علاقوں بالخصوص کوہاٹ، شریکرہ، کرک اور ہنگو وغیرہ کے سینکڑوں تربیت یافتہ نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع یقینی بنائے جائینگے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ کئی ملکی اور بین الاقوامی کمپنیاں صوبے میں تیل و گیس کی تلاش و پیداوار میں مصروف ہیں تاہم قدرتی وسائل کبھی بھی لامتناہی نہیں ہوتے اسلئے یہ ضروری ہے کہ صوبہ خود بھی اپنے وسائل کے بھرپور استعمال اور اس سے منسلک منافع بخش کاروبار سے صحیح فائدہ حاصل کرے۔ خیبر پختونخوا آئل اینڈ گیس کمپنی کے بزنس پلان کی روشنی میں صوبائی حکومت تقریباً 2 ارب روپے تک کی سرمایہ کاری کرے گی جس کے بعد یہ کمپنی تیل و گیس کی تلاش و پیداوار کے سیکٹر میں سرگرمیاں شروع کردے گی اور بڑی ای اینڈ پی کمپنیوں کو کنوؤں کی کھدائی اور Siesmic survey کی سہولیات مہیا کرنا شروع کریگی ان شاء اللہ۔ اس طرح ایک منافع بخش صنعت سے صوبائی حکومت کے ریونیو میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

جناب سپیکر! توانائی ایمرجنسی کے ایجنڈے میں کم از کم 100 ایسے دیہاتوں جن کی گرڈ اسٹیشنوں تک رسائی مشکل ہے، کو شمسی توانائی کے سسٹم مہیا کئے جانے کی بھی تجویز ہے۔

سرکاری دفاتر میں بجلی کے استعمال میں کمی لانے کی جانب پہلا قدم اٹھاتے ہوئے گرین سیکرٹریٹ کے قیام کا منصوبہ بھی آئندہ مالی سال کیلئے زیر غور ہے جس کے تحت سول سیکرٹریٹ پشاور کا انرجی آڈٹ کرنے کے بعد اسے سولر توانائی پر منتقل کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اسی طرح سٹریٹ لائٹس پر آنے والے ایک بڑے جاریہ خرچے سے گلو خلاصی کیلئے انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ کو محکمہ بلدیات کے اشتراک سے اسٹریٹ لائٹس کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا ایک منصوبہ بھی بنایا گیا ہے جس کیلئے ابتدائی طور پر 100 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! توانائی کے ایسے تقریباً 28 منصوبوں کو شروع کرنے کی غرض سے اے ڈی پی میں 1527 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے، ساتھ ہی ساتھ ان منصوبوں کی اہمیت کے پیش نظر دیگر موجود فنڈز میں سے بھی لگ بھگ 3 ارب روپے کی خطیر رقم ان منصوبوں کیلئے حسب ضرورت فراہم کی جائے گی۔ اس مقصد کیلئے ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ ایکٹ میں ضروری ترامیم کی جائیں گی۔

انرجی ایمرجنسی کی روشنی میں بطور Special initiative بینک آف خیبر کو 300 ملین روپے فراہم کئے جائیں گے جس سے سولر پینل اور دیگر متعلقہ آلات کی درآمد اور مقامی سطح پر تیاری کو فروغ دینے کیلئے خیبر پختونخوا کے مینوفیکچررز امپورٹرز کو آسان قرضے جاری کئے جائیں گے تاکہ متبادل توانائی کی اس مارکیٹ کو پروان چڑھایا جاسکے۔

جناب سپیکر! بجلی کی پیداوار کے علاوہ بجلی کی ترسیل و تقسیم کے نظام کی جانب توجہ دینا بھی انتہائی ضروری ہے۔ یہ صوبائی حکومت بجلی کی تقسیم کار کمپنی پیسکو کیساتھ ہر ممکن تعاون کیساتھ ساتھ ایک ٹاسک فورس بنانے کا اعلان کرتی ہے جو بجلی کی ترسیل اور تقسیم کے معیار میں بہتری پیدا کرنے کیلئے جامع سفارشات مرتب کرے۔ اس مقصد کیلئے 10 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

ایجوکیشن ایمرجنسی

اب میں ایجوکیشن ایمرجنسی کا اعلان کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! حکومت کا یہ مصمم ارادہ ہے کہ نظام تعلیم میں بہتری لانے کیلئے کسی رکاوٹ کو حائل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس حکومت کا عزم ہے کہ 'پڑھے گا خیبر پختونخوا تو بڑھے گا خیبر پختونخوا'، (تالیاں) ناخواندگی کے خلاف یہ حکومت تعلیمی ایمرجنسی کے

نفاذ کا اعلان کرتی ہے۔ ہم ناخواندگی کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں، لہذا میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ تبدیلی کے نعرہ پر منتخب یہ حکومت ناخواندگی کے خاتمے کیلئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گی۔

جناب سپیکر! بھوت سکولوں، غیر حاضر اساتذہ، انتہائی کم شرح داخلہ اور بہت زیادہ شرح اخراج، خستہ حال اور سہولیات سے عاری سکولز، انتہائی کم شرح داخلہ، طبقاتی تقسیم کو فروغ دینے والا فرسودہ نصاب، ناقص امتحانی نظام، غیر صحت مندانہ ماحول اور انتظامی افسران کی بے حسی چند ایسے ناسور ہیں جن کا تدارک کئے بغیر کسی بھلائی کی توقع خام خیالی ہے، اسلئے نظام تعلیم کے بڑے پیمانے پر اصلاح ہی اچھی تعلیم کی بنیاد ہے۔ یہ حکومت یکساں نظام تعلیم کا نظام قائم کریگی اور تعلیم کو ان شاءاللہ تعالیٰ عام کریگی۔

(تالیاں)

صوبے میں پہلے سے موجود سکولوں میں سہولیات بہم پہنچانے کیلئے اور صوبے کے سکول انڈکس میں بہتری لانے کیلئے نہ صرف سکولوں کی ایک جامع Mapping کی جائے گی بلکہ آئندہ منصوبہ بندی کیلئے ایک ٹھوس بنیاد فراہم کریگی۔ حکومت اس امر پر بھی خصوصی توجہ دیگی کہ پہلے سے قائم شدہ تمام سکولوں میں چار دیواری، بجلی و پانی کی فراہمی، پختہ چھتوں کے حامل کمرہ جماعت، اضافی کمرے اور بیت الخلاء کی سہولیات کو یقینی بنایا جائے۔ اس طرح نہ صرف زیادہ سے زیادہ طالب علم حصول علم کی طرف راغب ہونگے بلکہ شرح اخراج پر بھی کنٹرول پانے میں مدد مل سکے گی۔ اس مقصد کیلئے صوبائی حکومت نے مختلف سکیموں کے تحت مجموعی طور پر 2 ارب روپے سے زائد رقم کا بندوبست کر رکھا ہے۔ صوبائی حکومت اس کے علاوہ Conditional grant سے ایک ارب روپے فراہم کریگی، اس طرح مجموعی طور پر اس پروگرام پر 3 ارب سے زیادہ رقم خرچ کی جائے گی۔

جناب سپیکر! نظام تعلیم کا ایک بڑا مسئلہ ناقص نگرانی کا نظام ہے، ہر سال کروڑوں اربوں روپے خرچ کر کے سکول کالج کی عمارتیں تو تعمیر کر دی جاتی ہیں مگر مانیٹرنگ کے فقدان کی وجہ سے وہ نتائج حاصل نہیں ہو پاتے جن کی سب خواہش کرتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے 500 غیر جانبدار مانیٹرز پر مشتمل ایک جدید مانیٹرنگ نظام تشکیل دیا جا رہا ہے جس کے ذریعے تعلیمی اداروں اور انتظامی دفاتر کی بھرپور جانچ و نگرانی یقینی بنائی جائے گی۔ اس مقصد کیلئے 500 ملین روپے کی رقم مہیا کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ساتھ ہی ساتھ ایک مستقل تھرڈ پارٹی مانیٹرنگ کا نظام بھی متعارف کیا جارہا ہے جس کیلئے 100 ملین روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! پورے صوبے میں یکساں نظام تعلیم، یکساں نصاب تعلیم، شفاف امتحانی نظام اور سب کیلئے تعلیم کو بتدریج یقینی بنانے کیلئے ماہرین تعلیم پر مشتمل خیبر پختونخوا ایجوکیشن کمیشن کے قیام کے علاوہ ایک جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزری کمیشن بھی قائم کیا جارہا ہے جس کیلئے 20 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

'ستوری د پختونخوا' سکیم کے تحت صوبے میں واقع ہر بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اور بورڈ آف ٹیکنکل ایجوکیشن میٹرک، (سائنس/آرٹس) FA/F Sc اور DBA, DAE اور کامرس کے امتحان میں پہلی 10 پوزیشن لینے والے طلباء اور طالبات کو 2 سال تک 10 ہزار اور 15 ہزار روپے ماہانہ وظائف دیتا ہے جبکہ ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پہلی 10 کی بجائے پہلی 20 پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ اس قدم سے صوبے میں واقع پبلک سیکٹر کے سکولوں میں زیر تعلیم ذہین اور محنتی طلباء کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اس مقصد کیلئے 360 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! خواتین کی تعلیم کیلئے گزشتہ ادوار میں مناسب اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ نظام تعلیم میں انقلابی اصلاحات کیلئے خواتین کی شرح تعلیم میں اضافہ ضروری ہے۔ اسلئے ان اضلاع میں جہاں پر بچیوں کے سکول کے داخلے کی شرح نہ ہونے کے برابر ہے، وہاں سرکاری سکولوں میں بچیوں کے داخلے پر ماہانہ 200 روپے فی طالبہ وظیفہ مقرر کیا جائے گا۔ اس مقصد کیلئے سردست 100 ملین روپے رکھنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! شرح تعلیم میں بہتری پر کوئی سمجھوتہ نہ کرتے ہوئے حکومت کی یہ تجویز ہے کہ 500 ملین روپے کی Seed money سے وزیر اعلیٰ انڈومنٹ فنڈ قائم کیا جائے گا۔ اس فنڈ کے ذریعے اعلیٰ تعلیمی درسگاہوں، Excellence سنٹروں اور یونیورسٹیوں میں اہم شعبوں میں مستحق طلباء کی اعلیٰ تعلیم

کیلئے اضافی سیٹیں اور وظائف مختص کئے جائیں گے اور مذکورہ فنڈ سے ان طلباء کے تعلیمی اخراجات برداشت کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! 'روخانہ پختونخوا پروگرام' کے تحت ان علاقوں کے غریب طلباء جہاں پر سرکاری سکول موجود نہیں ہیں، کو پرائیویٹ سکولوں میں پڑھنے کیلئے فیس کی ادائیگی براہ راست پرائیویٹ سکولوں کو کی جاتی ہے۔ اس دائرہ کار کو مزید وسعت دی جائے گی جس کیلئے 800 ملین روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں صوبے کے غریب مزدور، جفاکش، بھٹہ مزدوروں اور دیہاڑی دار اجرت مندوں اور بیواؤں کے بچوں کو بھی برابری کی بنیاد پر تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کرنے کیلئے 'اقراء فروغ تعلیم سکیم' کے نام سے ایک نیا پروگرام شروع کیا جارہا ہے جس کے ذریعے کچی آبادیوں، غریب بستیوں اور پسماندہ علاقوں کے رہائشی ان بچوں کو شفاف طریقے سے منتخب کردہ 100 پرائیویٹ سکولوں میں پرائمری، مڈل اور سیکنڈری سطح کی جماعتوں میں داخلے اور فیس کیلئے 'واؤچر' جاری کئے جائیں گے۔ اس مقصد کیلئے 500 ملین کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! پہلے سے موجود ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جلد از جلد تنظیم نو کی جائے گی۔ تنظیم نو کے بعد ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذمے پرائمری اور سیکنڈری سکولوں میں کم از کم سروس ڈیلیوری سٹینڈرڈ کا تعین، ایک غیر جانبدار اور شفاف امتحانی نظام کے نفاذ کیلئے تجاویز مرتب کرنا، شعبہ تعلیم میں تمام سٹیک ہولڈرز کو پالیسی سطح پر شامل کرنا اور Participatory approach پر عملدرآمد کو یقینی بنانا شامل ہے۔ اس مد میں ڈونرز کی مدد سے 500 ملین روپے کا ایک سکول فنڈ قائم کرنے کی بھی تجویز ہے۔

مذکورہ بالا فنڈ سے ان علاقوں میں جہاں کسی بھی وجہ سے سرکاری سکول کا قیام مشکل ہے، پرائیویٹ سیکٹر کو سکول قائم کرنے میں مالی مدد بھی فراہم کی جائے گی۔

جناب سپیکر! صوبے کے بعض پہاڑی اور دشوار گزار علاقوں میں خواتین سپروائزری سٹاف بشمول ڈی ای اوز، ڈی ڈی ای اوز اے ڈی ای اوز اپنی تعیناتی سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرتی ہیں، اس کی جہاں بڑی وجہ دور دراز اور دشوار گزار علاقے ہیں، جہاں انہیں ایسی کوئی مراعات نہیں دی جاتی جو ان کیلئے پرکشش ہو۔ خواتین سپروائزری سٹاف کی عدم موجودگی میں نظام تعلیم کا متاثر ہونا ایک فطری عمل

ہے۔ ہماری مخلوط حکومت نے اس مسئلے پر قابو پانے کیلئے خواتین سپر وائزری سٹاف کو ایک سال کیلئے آزمائشی طور پر ان کی موجودہ بنیادی تنخواہ کا پچاس فیصد سپیشل الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے، ایک سال کے بعد تسلی بخش کارکردگی پر مذکورہ الاؤنس کو آئندہ کیلئے جاری رکھنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ان اضلاع میں کوہستان، بٹگرام، تورغر، لوئر دیر، اپر دیر، شانگلہ اور ٹانک شامل ہیں۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 15 ملین روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! ان چیدہ چیدہ منصوبوں اور Special initiatives کے علاوہ اے ڈی پی میں بھی تعلیم کے شعبے میں شامل 97 منصوبوں کیلئے مالی سال 14-2013 میں 13 ارب 82 کروڑ 96 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن سے درج ذیل اہداف بھی حاصل کئے جائیں گے:

- یعنی صوبے میں 100 نئے پرائمری سکولز قائم کئے جائیں گے۔
- 50 پرائمری سکولوں کو مڈل اور 50 مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کا درجہ دیا جائے گا جبکہ 25 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں کا درجہ دیا جائے گا۔
- 500 اضافی کلاس رومز کی تعمیر اور 500 پرائمری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے گا۔
- کیڈٹ کالج سوات فیز II اور کرنل شیر خان شہید کالج صوابی فیز II پر کام شروع کیا جائے گا۔
- ایسے کالجز جو کہ غیر ترقیاتی بنیاد پر قائم کئے گئے تھے یا کرایہ کی عمارتوں میں شروع کئے گئے ہیں، ان کیلئے عمارتوں کو تعمیر کیا جائے گا۔
- شعبہ اعلیٰ تعلیم کے تحت صوبے میں سرکاری لائبریریوں کی تعمیر کی جائے گی۔
- بہتر کارکردگی پر اساتذہ کو انعام سے نوازا جائے گا۔

صحت کیلئے انقلابی اقدامات

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کی نئی حکومت نے الیکشن مہم کے دوران کئے گئے وعدے ایفاء کرنے کی غرض سے صحت کے شعبے میں انقلابی اصلاحات لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پہلے قدم کے طور پر ان اضلاع میں جہاں پر پسماندگی اور غربت کی شرح زیادہ ہے، وہاں خط غربت سے نیچے شرح آمدنی کے حامل 20 فیصد شہریوں کیلئے ایک ہیلتھ انشورنس سکیم کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ اس سکیم کے ذریعے جان لیوا بیماریوں مثلاً کینسر،

ایڈز، امراض گردہ اور امراض جگر کا علاج مفت ہو گا۔ محکمہ صحت اس سکیم کا لائحہ عمل جلد طے کریگا اور آئندہ مالی سال میں اسے ان شاءاللہ نافذ کیا جائے گا۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 500 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

انسولین بینک کا قیام: جناب سپیکر! اب میں شوگر کے مریضوں کیلئے اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ ذیابیطس کی مہلک بیماری نے بڑی تعداد میں مریضوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ غریبوں اور نادار مریضوں کا بروقت اور صحیح علاج نہ ہونے کے سبب گردوں، دل کا دورہ، گینگرین کے باعث پاؤں کا ناکارہ ہونا اور نابینائی جیسے امراض کا شکار ہوتے ہیں۔ غربت کے مارے مریض انسولین کی سہولت سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ ذیابیطس جہاں ایسے غریب مریضوں کو غریب سے غریب تر بناتی ہے، وہاں وہ سوسائٹی پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ ہماری مخلوط حکومت ذیابیطس پر قابو پانے اور غریب و نادار مریضوں کو انسولین کی مفت فراہمی کیلئے 'انسولین برائے زندگی' کے نام سے ایک Special initiative شروع کرنے کا اعلان کرتی ہے جس کیلئے 25 ملین روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ مذکورہ پروگرام پر عملدرآمد اور نگرانی کے فرائض حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے امراض غدود (Endocrinology) کی وارڈ کے سربراہ کو سونپے جائیں گے جو حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں اس پروگرام کی دیکھ بھال کرینگے۔ اس فیصلے سے 15 ہزار سے زاہد مریضوں کو فائدہ ہوگا۔ اس پروگرام کو ڈی ایچ کیو ہسپتالوں تک بھی توسیع دی جائے گی۔

جناب سپیکر! نئی حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ بیماریوں کے علاج کیساتھ ساتھ بیماریوں کے تدارک کیلئے بھی ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے۔ اگر درست اقدامات کئے جائیں تو بیماریوں کا قبل از وقت تدارک کرکے بیماری پر اٹھنے والے بڑے اخراجات سے بچا جا سکتا ہے۔ خواتین کے دوران زچگی شرح اموات کے سدباب کیلئے آئندہ مالی سال میں خصوصی انتظامات Special initiative کے تحت 300 ملین روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس فنڈ کے ذریعے ان 10 اضلاع میں جہاں زچگی کے دوران خواتین کی شرح اموات بہت زیادہ ہیں، وہاں خط غربت سے نیچے گھرانوں کی خواتین کو مستند ڈاکٹروں سے ہر تین ماہ میں ایک بار معائنہ کرانے پر مبلغ 200 روپے کی مدد فراہم کی جائے گی۔ اسی طرح

ولادت کے وقت ہسپتال یا مستند مڈ وائف کے پاس جانے کی صورت میں ایک ہزار کی نقد مدد فراہم کی جائے گی۔ اس اقدام کا مقصد خواتین کو ان دیسی ٹوٹکوں سے محفوظ کرنا ہے جس پر عملدر آمد کی صورت میں دوران ولادت پیچیدگیوں کے سبب خواتین کی زندگی کو خطرات لاحق ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! بچوں کی شرح اموات پر قابو پانے کیلئے صوبائی حکومت کی تجویز ہے کہ 10 پسماندہ ترین اضلاع میں Immunization course مکمل کرنے پر شرح غربت سے نیچے گھرانوں کو ایک ہزار روپے فی بچہ Incentive فراہم کیا جائے۔ اس مقصد کیلئے آئندہ مالی میں 200 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! پشاور سمیت تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز کے سرکاری ہسپتالوں کی ایمر جنسی وارڈز کی بھی جدید خطوط پر تنظیم نو کی جائے گی اور انہیں جدید سہولیات سے آراستہ کیا جائے گا، جہاں ایمر جنسی میں لائے گئے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔ اس عزم کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ایک ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ مزید برآں صوبے میں واقع تمام Tertiary ہسپتالوں میں مینجمنٹ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے پروفیشنل انتظامی معیار قائم کئے جائیں گے۔ مارکیٹ سے ایسے پیشہ ور اور تجربہ کار ایڈ منسٹریٹرز تعینات کئے جائیں گے جو ان ہسپتالوں کی حالت کو بدل سکیں اور عوام کو معیاری طبّی سہولیات مہیا کریں۔

جناب سپیکر! ان خصوصی اقدامات کے علاوہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صحت کے شعبے کی مکمل 'اوورہالنگ' کیلئے ایک جامع منصوبہ تیار کرے۔ اس منصوبے کے تحت محکمہ صحت کیساتھ ملکر سرکاری علاج گاہوں میں سروس ڈیلیوری کے بنیادی معیار وضع کئے جائیں گے۔ سرکاری علاج گاہوں میں کمیونٹی ہیلتھ پروگرام متعارف کرایا جائے اور بی ایچ یو کو کمیونٹی ہیلتھ سنٹر میں تبدیل کر دیا جائے۔ اس منصوبے کے تحت نہ صرف بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں توسیع اور ترقی کے اقدامات پر مزید تحقیق کی جائے گی بلکہ ایک جامع Referral system نافذ کرنے کیلئے بھی ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے۔ اس انقلابی منصوبے کے تحت ان پانچ تا آٹھ اضلاع میں جہاں صحت کی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے، ایک مربوط ہیلتھ کیئر پروگرام وضع کیا جائے گا اور اس پر مکمل عملدر آمد بھی کیا جائے گا۔ اسی منصوبے کے تحت

پسماندہ اضلاع میں شیر خوار اور پانچ سال سے کم عمر بچوں میں غذائی ضروریات پورا کرنے کے حوالے سے بھی ایک نیوٹریشن پروگرام ترتیب دیا جائے گا۔اس منصوبے کے تحت ایک تفصیلی سروے بھی کرایا جائے گا تاکہ صوبے میں صحت سے متعلق اعداد و شمار صحیح طور پر مرتب کئے جاسکیں اور صوبے کے مختلف اضلاع کی بیماریوں کے حوالے سے Mapping کی جاسکے اور ساتھ ہی ساتھ یہ کوشش بھی کی جائے گی کہ آئندہ تین مالی سالوں میں پرائیویٹ سیکٹر کے اشتراک سے صوبے میں نرسوں اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا جاسکے۔ صوبے میں نظام صحت میں واضح بہتری لانے کی غرض سے ہیلتھ فاؤنڈیشن کو بھی مزید متحرک اور فعال بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں صوبے میں کینسر اور ہیپاٹائٹس سی کے غریب اور نادار مریضوں کے علاج معالجے کی سہولیات فراہم کرنے کیلئے پہلے سے جاری منصوبوں کو جاری رکھا جائے گا۔ کینسر کے علاج کیلئے 500 ملین روپے اور ہیپاٹائٹس سی کے مریضوں کے علاج کیلئے 175 ملین سے زیادہ رقوم دستیاب ہے جنہیں شفاف انداز میں غریبوں اور نادار مریضوں پر خرچ کیا جائے گا۔اسی طرح صوبہ بھر میں نرسنگ کے معیار کو بہتر بنانے کیلئے نرسوں کی اعلیٰ تعلیم اور تربیت کا پروگرام اگلے تین سالوں کیلئے جاری رکھا جائے گا جس کیلئے مجموعی طور پر 400 ملین روپے سے زائد رقم دستیاب ہے۔

جناب سپیکر! مضر صحت اور ملاوٹ شدہ اشیائے خوردنی کی فروخت پر پابندی لگائی جائے گی۔اس حوالے سے محکمہ صحت مختلف اصلاحاتی پروگرام پر عمل پیرا ہے تاکہ صحت کی سہولیات کی فراہمی کو مستحکم کیا جاسکے۔ جاری انفرسٹرکچر منصوبوں کی تکمیل،انسانی وسائل کی ترقی اور موثر نگرانی کے نظام پر زور دیا گیا ہے۔اس کیساتھ ساتھ ماں اور بچے کی صحت اور متعدی بیماریوں کا تدارک بھی ترجیحات میں شامل ہیں۔ بنیادی صحت کی سہولیات کمیونٹی کی سطح پر 55 فیصد سے 80 فیصد تک بڑھانے اور مراکز صحت پر بنیادی صحت کی سہولیات کی فراہمی کیلئے بیرونی امداد سے ایک نیا پروگرام 'Integration of Vertical Program' شروع کیا جائے گا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں اس شعبے کے 98 منصوبوں کیلئے 7 ارب 99 کروڑ اور 81 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جس کے ذریعے درج ذیل اہداف حاصل کئے جائیں گے:

- 36ہزار ٹی بی کے مریضوں کا جبکہ 800 کینسر کے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔
- صوابی میں گجو خان میڈیکل کالج قائم کیا جائے گا۔
- ارنم پشاور کیلئے آلات خریدے جائیں گے جبکہ سیدو میڈیکل کالج سوات میں ہاسٹل کی تعمیر اور 5 نئ کوسٹرز کی خریداری بھی شامل ہے۔
- لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں پیڈز سرجری وارڈ کا قیام جبکہ سرجیکل آئی سی یو کیلئے آلات کی خریداری بھی شامل ہے۔
- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوہستان اور ہنگو کو مکمل کیا جائے گا جبکہ 16 نئے بنیادی مراکز صحت کی تعمیر مکمل کی جائیگی۔
- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوہاٹ، مردان اور ڈی آئی خان میں حادثات اتفاقیہ کا شعبہ مکمل کیا جائیگا۔
- لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں پیرامیڈکس کیلئے سٹاف ہاسٹل کی تعمیر مکمل کی جائیگی۔

بے روزگاری کے خاتمے کیلئے اقدامات

جناب سپیکر! Special Initiative کے تحت پہلے سے جاری وہ سکیمیں جن کیلئے 2011-12 سے اور رواں مالی سال تک فنڈز فراہم کئے جاتے رہے، ان سکیموں کے تحت دیئے جانے والے قرضہ جات کی واپسی کا عمل شروع ہو چکا ہے، لہذا صوبائی حکومت واپس ہونے والے قرضوں کی رقم اور جن سکیموں میں کسی وجہ سے بھی تمام فنڈز خرچ نہیں ہو سکے، ان کی بقایا رقومات میں مزید رقم شامل کرکے غریب عوام کی سہولت کیلئے ایک نئ قرضہ سکیم 'خود کفالت' کے نام سے اجراء کریگی جس کے تحت 50 ہزار سے 2 لاکھ روپے تک بلا سود آسان قرضے شخصی ضمانت پر ساڑھے تین سال کی مدت کیلئے بینک آف خیبر کے ذریعے بلا تفریق دیئے جائینگے۔ اس سکیم کا آغاز 2 ارب روپے کے رولنگ فنڈ سے کیا جائے گا جسے سال کے آخر تک 2.7 ارب روپے تک پہنچایا جائے گا۔ البتہ اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ ان فلاحی سکیموں کیلئے مختص رقم کا استعمال نہایت شفاف اور میرٹ پر کیا جائے۔ حکومت کے خزانے سے غریب عوام کی فلاح

اور بہبود کیلئے خرچ کی جانے والی رقوم میں کسی قسم کی بے قاعدگی برداشت نہیں کی جائیگی۔ یہ تمام عمل ان شاءاللہ شفاف ہوگا، میرٹ ہی واحد معیار ہوگا اور سیاسی مداخلت سے بالکل پاک ہوگا۔

جناب سپیکر! صوبے کے عوام کی غربت کے پیش نظر فی الفور ایک وسیع البنیاد مائیکرو فنانس سکیم شروع کرنے کی بھی تجویز ہے۔ ایک ارب روپے کی Seed money سے 12 پسماندہ ترین اضلاع میں، جن کا انتخاب مستند سروے کے تناظر میں کیا جائے گا اور 25 سے 50 ہزار روپے تک کے بلا سود چھوٹے قرضے یعنی قرضے 'مساعدۃ' مائیکرو فنانس سکیم کے نام سے غریب شہریوں کو ان کی دہلیز پر فراہم کئے جائینگے۔ اس سکیم پر عملدرآمد کیلئے کسی بھی موزوں مائیکرو فنانس ادارے یا بینک کی مدد حاصل کی جائیگی اور یوں نادار طبقے کو معاشی دھارے میں شامل کرکے انہیں منافع بخش سرگرمیوں کی جانب راغب کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

سال 14-2013 میں ایم اے / ایم ایس سی، فنی تعلیم اور دینی مدرسہ جات سے ماسٹر کے برابر ڈگری حاصل کرنے والے بے روزگار نوجوانوں کو ایک سال تک فی کس 2 ہزار روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا تاکہ ان کو معاشی خود کفالت کی راہ پر گامزن کیا جاسکے۔ اس مقصد کیلئے 500 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! صوبے میں تجارتی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور ابھرتے ہوئے نوجوان تاجروں کی سرپرستی کی غرض سے صوبے کی سطح پر ایک سالانہ مقابلہ منعقد کرنے کی تجویز ہے جس میں ڈگری لیول کے طلباء ان نوجوان تاجروں جن کے پاس Unique اور قابل عمل آئیڈیاز یا روایتی سوچ سے ہٹ کر ایسی کاروباری تجاویز موجود ہوں جو کہ صوبے میں جدید رجحانات کو فروغ دے سکیں، کو شرکت کی دعوت جائیگی۔ ان تجاویز آراء اور Business proposals کو GIK، IBA، LUMS اور NUST جیسے مستند تعلیمی اداروں اور چیمبر آف کامرس وانڈسٹری سے نامزد ماہرین کے ذریعے جانچا جائے گا اور 50 بہترین تجاویز کنندگان کو اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کیلئے 20 لاکھ روپے فی کس مرحلہ وار گرانٹ دی جائیگی۔ گرانٹس کی تقسیم اور کاروبار کے قیام میں پیش رفت کی تصدیق بینک آف خیبر کے ذمے ہوگی۔ اس مقصد کیلئے 120 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! ہماری مخلوط حکومت صوبے کے نوجوان طبقہ کی فلاح وبہبود پر خصوصی توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پہلے مرحلے میں ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں 'یوتھ سنٹرز' قائم کئے جائینگے جن میں نوجوانوں کی پیشہ ورانہ رہنمائی اور سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ ہر مرکز کیلئے بنیادی طور پر 10 ملین روپے فراہم کئے جائینگے۔اس طرح صوبہ خیبر پختونخوا کے سات ڈویژنز میں مذکورہ سات مراکز کے قیام پر مجموعی طور پر 70 ملین روپے خرچ کئے جائینگے۔ان مراکز کے انتظامی اور مالیاتی امور محکمہ سماجی بہبود کی ذمہ داری ہوگی۔ان مراکز کے قیام سے جہاں نوجوانوں کو پیشہ ورانہ رہنمائی میسر آئیگی، وہاں انہیں معاشی استحکام بھی حاصل ہوگا۔ ہماری مخلوط حکومت نوجوانوں سے کئے گئے وعدوں کو ایفاء کریگی۔ نوجوانوں کیلئے 'یوتھ پالیسی' مرتب کی جائیگی جس کے تحت ان کو تعلیم، صحت، کھیل، ثقافت اور سماجی بھلائی کے شعبوں میں سہولیات بہم پہنچائی جائیگی۔ صوبے میں کھیلوں کی موجودہ سہولتوں کو مزید بہتر بنایا جائے گا اور نئی سہولتوں کا صوبے بھر میں جال بچھایا جائے گا۔ ہمارا یہ عزم صمیم ہے کہ نوجوانوں کی جسمانی نشو نما پر خصوصی توجہ دی جائے۔ صوبے میں واقع ایسے سکولز جن میں کھیل کے میدان موجود ہیں، طلباء اور طالبات کو کھیلوں کی تمام سہولیات فراہم کی جائیگی۔ کھیلوں کے سامان کی خریداری اور دیگر منسلکہ اخراجات کیلئے 100 ملین روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! مذکورہ Special initiatives پر آئندہ مالی سال میں مجموعی طور پر 6 ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کئے جانے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے گزشتہ دور وزارت میں بینک آف خیبر سے اسلامک بینکنگ کے اجراء اور سودی بینکاری کو ختم کرنے کیلئے عملی اقدامات کیساتھ ساتھ صوبائی اسمبلی سے قانون سازی بھی کروائی اور اسلامی بینکاری کی بھرپور حوصلہ افزائی بھی کی۔ الحمدللہ اس وقت بینک آف خیبر کی کل 79 برانچوں میں سے 36 برانچیں مکمل طور پر اسلامی بینکاری کر رہی ہیں اور یہ بات صوبے کے عوام کیلئے خوشی اور اطمینان کا باعث ہوگی کہ اسلامی بینکاری نے سودی بینکاری کے مقابلے میں ہر شعبے میں نمایاں ترقی کی ہے جس سے بینکنگ کی ریٹنگ 'A' تک پہنچ گئی ہے۔ ان شاءاللہ ہم نئے عزم کیساتھ اسلامی بینکاری کو فروغ دینگے۔ تاجر برادری کے مشورہ اور تعاون سے بینک آف خیبر کو مزید ترقی دینگے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی ترقی میں اس کے

کردار کو مزید وسعت دینگے اور بینک ملازمین کو کارکردگی اور میرٹ کی بنیاد پر ترقی اور مراعات دی جائیگی۔ علاوہ ازیں 2013 کے دوران بینک کی مزید 21 برانچیں کھولی جائیں گی۔ علاوہ ازیں مشرق وسطیٰ اور افغانستان میں بھی بینک آف خیبر کے نیٹ ورک کو توسیع دی جائیگی۔ یہاں پر میں یہ ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک اچھے بینکاری نظام کی بدولت نہ صرف صوبے کی معیشت کو ترقی ملے گی بلکہ صوبے کے عوام، صنعتکاروں اور تاجروں کو اس اچھے مالیاتی نظام کی بدولت بہتر اور آسان شرائط پر قرضے اور دیگر بینکنگ سہولیات مہیا ہونگی جو کہ صوبے میں روزگار کی شرح میں بہتری کا باعث بنے گا۔

کرپشن کے خاتمے کیلئے اقدامات

جناب سپیکر! ہماری مخلوط حکومت صوبے میں دیگر انقلابی اقدامات اٹھانے کے علاوہ کرپشن کے مکمل خاتمے کیلئے پرعزم ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ سب سے پہلے ہم اپنے آپ کو عوام کے سامنے احتساب کیلئے پیش کرینگے اور اس کے بعد ہر سطح پر ہونے والی کرپشن کو جڑ سے اکھاڑ کر ان شاءاللہ تعالیٰ پھینک دیں گے۔ میں حکومت کی جانب سے صوبے میں ایماندار اور خوف خدا رکھنے والے افسروں اور اہلکاروں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کی مکمل سرپرستی کرینگے۔ البتہ وہ سرکاری افسر اور اہلکار جو کرپشن میں ملوث ہونگے، ان کیساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائیگی اور صوبے سے کرپشن کے خاتمے کیلئے حکومت آخری حد تک جانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریگی۔ تمام سرکاری اداروں کے سربراہان اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ صوبائی خزانے سے استعمال ہونے والی تمام رقوم صحیح طور پر استعمال ہوں۔ کسی بھی محکمے یا ادارے میں کرپشن کے واقعات کا محکمہ کا سربراہ ذمہ دار ہوگا۔ ان شاءاللہ ہم اس صوبے کو دیگر صوبوں کیلئے قابل تقلید بنائیں گے اور ان تمام اقدار پر من وعن عمل کرینگے جو قائداعظم کے پاکستان کی بنیادی روح ہیں۔ کرپشن کے ناسور کی بیخ کنی کیلئے اور اس جرم کی سزا کو مزید عبرت ناک بنانے کیلئے قوانین میں ضروری تبدیلیاں بھی ہمارے ایجنڈے کا حصہ ہیں۔ احتسابی عمل کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے کیلئے ایک غیر جانبدار کمیشن بھی قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ ہم ایسے احتسابی نظام کو وضع کر رہے ہیں جس میں گورنر، وزیراعلیٰ، وزراء، ارکان اسمبلی، بیوروکریٹس، پولیس افسران، ٹیکس افسران اور بینکاروں سمیت کوئی بھی ان شاءاللہ

تعالیٰ احتساب سے بالاتر نہ ہوں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس احتسابی نظام کے خدوخال اور طریقہ کار کا اعلان کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! حکومت کی ترجیحات میں بدعنوانی اور رشوت ستانی کا قلع قمع کرنا شامل ہے اور اس کیلئے Zero tolerance کی پالیسی اپنائی جائے گی۔ بالخصوص ان محکموں میں جن کا عوام سے براہ راست رابطہ ہے یا جن کے فرائض کی ادائیگی میں خدمات اور اشیاء کی خرید و فروخت یا ٹینڈرنگ شامل ہے، ان کیلئے انتہائی شفاف اور غیر جانبدارانہ نظام تشکیل دیا جائے گا۔ ان محکموں کیلئے پرائیویٹ سیکٹر سے Third party validation کیلئے کنسلٹنٹ کی تقرری ضروری قرار دی جارہی ہے۔ آئندہ تمام ایسے ادارے ہر صورت میں نہ صرف Public procurement rules کی بلا تفریق پابندی کرینگے بلکہ اپنی تمام Procurements اور ورکس کے معیار اور شفافیت کی تصدیق غیر جانبدار کنسلٹنٹ سے کرائیں گے، اس طریقے سے کمیشن اور ملی بھگت کے نتیجے میں سرکاری خزانے کو پہنچنے والے نقصان کے تدارک کو یقینی بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر! ان اصلاحات کیساتھ اس امر کا بھی جائزہ لیا جائے گا کہ کیوں نہ CSR کی بنیاد پر کی جانے والی Contracting کو اب مارکیٹ ریٹ کی بنیادوں پر ایوارڈ کیا جائے تاکہ Public Sector Contracting کا نظام جدید بنایا جاسکے۔

جناب سپیکر! صوبے کے وسائل محدود ہیں لیکن مہنگائی کے پیش نظر سرکاری ملازمین کی مشکلات کا ہماری حکومت کو بھرپور احساس ہے۔ ہم تو چاہتے تھے کہ اس طبقے کی جھولی میں تمام خوشیاں ڈال دیں لیکن وسائل کی کمی آڑے آتی ہے، اس کے باوجود صوبائی حکومت یکم جولائی 2013 سے صوبے کے تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافے کا اعلان کرتی ہے۔

(تالیاں)

صوبائی حکومت سرکاری ملازمین سے یہ توقع کرنے میں بھی حق بجانب ہوگی کہ وہ حکومت کے اس جذبے کو سراہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کریں گے۔

جناب سپیکر! ہمیں احساس ہے کہ صوبے کے ریٹائرڈ ملازمین جنہوں نے صوبے کی تعمیر و ترقی میں اپنا مثبت کردار ادا کیا ہے، ان کی تکالیف کا بھی ہمیں بھرپور احساس ہے۔ حکومت ان کیلئے نرم گوشہ رکھتی ہے لیکن وسائل کی کمی کے سبب ان کیلئے وہ کچھ نہیں کر سکتی جس کے وہ مستحق ہیں، اس کے باوجود صوبائی حکومت ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں بھی 15 فیصد اضافے کا اعلان کرتی ہے۔

(تالیاں)

مزید برآں کم از کم پنشن کی حد 3000 روپے سے بڑھا کر 5000 روپے کرنے کی تجویز ہے۔ حکومت کو تنخواہ اور پنشن پر تقریباً 12 ارب روپے کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر صاحب! حدیث نبوی ﷺ ہے کہ اپنے ہاتھ سے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔ مزدور صنعت کا پہیہ چلاتا ہے مگر اس کا کوئی پرسان حال نہیں۔ مزدور دوستی کا بلند و بانگ دعویٰ کرنے والوں نے بھی ان مزدوروں کی کوئی اشک شوئی نہیں کی۔ ہماری حکومت سمجھتی ہے کہ مہنگائی کے طوفان کا سب سے بڑا شکار مزدور طبقہ ہی ہے، اسلئے یہ ضروری ہے کہ آجر اور اجیر دونوں کیلئے اس بجٹ میں ریلیف موجود ہو۔ حکومت نہ صرف کم از کم اجرت کے قوانین میں جاری اصلاحات فوری طور پر مکمل کریگی بلکہ سال 14-2013 سے اجرت کی شرح میں اضافہ کر کے اسے کم از کم 10 ہزار روپے ماہوار مقرر کیا جارہا ہے۔ (تالیاں) آئندہ 10 ہزار روپے ماہوار سے کم تنخواہ پر ملازم رکھنا قابل سزا جرم تصور ہوگا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ہم نے جن انقلابی اقدامات کا اعلان کیا ہے، وہ ان شاء اللہ ایک بڑی تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہونگے۔ تبدیلی کے اس ایجنڈے کی تکمیل تب ہی ممکن ہے جب ہم عملی طور پر کفایت شعاری اور سادگی پر عمل پیرا ہوں۔ ہماری حتی الوسع کوشش ہوگی کہ خلفائے راشدین کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ گورنر ہاؤس، وزیر اعلیٰ ہاؤس اور دوسرے بڑے بڑے محلات مغل بادشاہوں کے طرز زندگی کی علامت ہیں اور یہ اس صوبے کی معیشت پر غیر معمولی اور غیر ضروری بوجھ ہے، ہمیں اس معاشی بوجھ سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔ تمام اداروں کو اس عمل میں شریک کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! صوبائی حکومت سب سے پہلے اپنی دہلیز سے کفایت شعاری کی مہم شروع کر رہی ہے کیونکہ اعلیٰ منصب پر فائز افراد عوام کیلئے باعث تقلید ہوتے ہیں۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ اعلیٰ مناصب پر فائز حکومتی اور بیوروکریسی کے افراد جب تک ذمہ داریوں پر فائز ہیں، اس وقت تک اپنے ذاتی کاروبار سے الگ ہو جائیں تاکہ منصب کا ناجائز استعمال نہ ہو۔ یہ ان کے حلف کا تقاضا بھی ہے اور اخلاقی معیار بھی، اس مہم کی چیدہ چیدہ خصوصیات کچھ اس طرح ہیں:

1۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس اور سیکرٹریٹ میں نان سیلری اخراجات میں 50 فیصد کٹوتی پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ (تالیاں)

2۔ گورنر ہاؤس اور سیکرٹریٹ کے بھی نان سیلری اخراجات میں اگلے مالی سال میں 50 فیصد کٹوتی پر عمل کیا جائے گا۔ (تالیاں)

3۔ گورنر، وزیر اعلیٰ، سپیکر، سرکاری افسران، ملازمین، ممبران صوبائی اسمبلی اور صوبائی وزراء کے بیرون ملک سرکاری علاج معالجے پر مکمل پابندی ہوگی۔ (تالیاں) البتہ ملک میں کسی بیماری کے علاج کی سہولت نہ ہونے کے سبب جناب وزیر اعلیٰ کی منظوری سے انفرادی کیسوں پر غور کیا جا سکے گا۔

4۔ نئی گاڑیوں کی خریداری پر مکمل پابندی ہوگی۔

5۔ POL اخراجات میں 15 فیصد کمی کی جائے گی اور بلا حد POL اخراجات کے حامل افراد کو حد میں لایا جائے گا۔

6۔ صوبے کے اندر اور باہر تمام صوبائی سرکاری مہمان خانوں، ریسٹ ہاؤسز، لاجز، گیسٹ ہاؤسز اور ڈاک بنگلوں بشمول خیبر پختونخوا ہاؤسز میں مفت قیام پر مکمل پابندی ہوگی اور رہائش کی صورت میں مہمان بلا تفریق پوری ادائیگی کے پابند ہونگے۔ محکمہ انتظامیہ اس ہدایت پر عملدرآمد کو یقینی بنائیگا۔

جناب سپیکر! ہماری مخلوط حکومت نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ ٹیکس اصلاحات میں پہلے قدم کے طور پر فنانس بل کے ذریعے صوبہ اپنی ریونیو اتھارٹی (KPRA) کا قیام عمل میں لائے اور خود خدمات پر

ٹیکس کی باگ ڈور سنبھالے۔ اس اتھارٹی کے قیام کا مقصد نافذ شدہ ٹیکسوں کی وصولی کے نظام کو جدید سائنسی خطوط پر یقینی بنانا ہے۔ اس اتھارٹی کا قیام صوبائی خود مختاری کی جانب ایک مثبت پیش رفت ہے۔

جناب سپیکر! فنانس بل کا ایک اہم حصہ خدمات پر ریونیو اتھارٹی کے ذریعے ٹیکس کی وصولی سے متعلق ہے۔ خدمات پر سیلز ٹیکس ایک مبہم اور غیر جامع آرڈننس کے ذریعے وصول کیا جاتا ہے جو کہ نہ تو ٹیکس دہندہ گان کے حقوق کے تحفظ کا ضامن ہے اور نہ ہی اس میں نظام کی بہتری کیلئے کوئی گنجائش موجود ہے۔ اس فنانس ایکٹ کے ذریعے سال 2000 سے رائج مذکورہ آرڈیننس کی جگہ ایک مفصل اور جامع نظام متعارف کرایا جارہا ہے جو کہ ٹیکس دہندگان دوست بھی ہے اور ریونیو اتھارٹی کو موقع بھی فراہم کرتا ہے کہ وہ نظام میں دوررس اصلاحات کر سکے۔

صوبے کے عوام سے ملنے والے Feedback کی بنیاد پر صوبائی حکومت سمجھتی ہے کہ زمینی روٹ سے درآمدات و برآمدات کیلئے استعمال ہونے والی بھاری گاڑیوں کی آمد و رفت سے صوبے کا انفراسٹرکچر بری طرح متاثر ہو رہا ہے جس کی بحالی کیلئے خاطر خواہ رقوم درکار ہیں۔ اس نقصان کی تلافی کیلئے فنانس بل کے ذریعے ایک انفراسٹرکچر 'سیس' کے نفاذ کی بھی تجویز ہے۔

صنعتوں کی زبوں حالی، لوڈشیڈنگ اور بدامنی کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کا احساس کرتے ہوئے فنانس بل کے ذریعے صنعتی یونٹس کو حاصل پراپرٹی ٹیکس کی چھوٹ میں مزید پانچ سال کیلئے اضافہ کیا جارہا ہے۔ (تالیاں) جو کہ اس حکومت کا نہ صرف صنعتکاری بلکہ صنعتوں سے وابستہ محنت کشوں سے دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا قدرتی وسائل اور آبی ذخائر سے مالا مال ہے۔ اس کے دریاؤں سے کم از کم 25 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کیلئے ہم 20 پن بجلی کے منصوبے شروع کر سکتے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے وسائل سے کچھ منصوبے شروع کریں مگر میں حکومت پاکستان، حکومت پنجاب، حکومت سندھ اور حکومت بلوچستان کے علاوہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں بالخصوص صوبہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے شہریوں سے اپیل کرتا ہوں کہ پاکستان خصوصاً صوبہ خیبر پختونخوا میں

لوڈشیڈنگ کے خاتمے اور صوبے میں توانائی کی پیداوار کیلئے صوبائی حکومت کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کریں۔ان شاءاللہ سرمایہ کاری کیلئے انہیں سازگار ماحول فراہم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز اراکین اسمبلی، پوری قوم اور خیبر پختونخوا کے عوام کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس صوبے کی حالت کو بدلنے کیلئے پر عزم ہیں، ہمارے ارادے نیک ہیں، ہمارا چار جماعتی اتحاد جذبہ خدمت اور نیک نیتی پر مبنی ہے۔ جب ہم نے اپنے مصیبت زدہ عوام کو مسائل کے گرداب سے نکالنے کا عزم کر لیا ہے، اللہ پاک بھی انہی قوموں کی حالت زار کو بدلتا ہے جنہیں اپنی حالت خود بدلنے کی فکر لاحق ہو۔ ہمارے نیک ارادوں کی تکمیل کیلئے بزرگوں، ماؤں بہنوں کی دعائیں، نوجوانوں کی مدد اور ہر امیر اور غریب کی حمایت درکار ہے۔ان شاءاللہ یہ صوبہ ایک ایسے خطہ زمین کا منظر پیش کرے گا، جہاں امن وآشتی ہو گی، جہاں تعلیم، صحت اور رہائش کی سہولت میسر ہو گی اور انصاف، روزگار اور خوشحالی کا دور دورہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کا، جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کا، صوبائی کابینہ کا اور معزز ایوان کے تمام ارکان کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں ہماری رہنمائی کی ہے۔ میں محکمہ خزانہ اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے تمام افسران اور سٹاف کا بھی شکر گزار ہوں جن کی مسلسل شب و روز محنت نے اس بجٹ کی تیاری کو یقینی بنایا۔ میں آپ کا اور اس معزز ایوان کے تمام اراکین کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے میری گزارشات کو صبر اور تحمل سے سنا۔اب میں آپ کی اجازت سے آئندہ مالی سال کے سالانہ بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔

اسلام زندہ باد، پاکستان پائندہ باد اور خیبر پختونخوا زندہ و پائندہ باد۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> The Annual Budget for the year 2013-14 stands presented.

<u>سینیئر وزیر (خزانہ):</u> اجازت ہے جی؟

فنانس بل کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House 'The Khyber

Pakhtunkhwa Finance Bill, 2013'. Honourable Minister for Finance, please.

سینیئر وزیر (خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، زه ستاسو په اجازت سره د خیبر پختونخوا د فنانس بل، 2013 په دي معزز ایوان کښي د پیش کولو تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

سینیئر وزیر (خزانہ): بل تو میں نے پیش کیا، اب ضمنی ایک بجٹ ہے، یہ بھی پیش کرلوں؟

جناب سپیکر: جی جی۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جی۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 13-2012 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House 'the Supplementary Budget for the year 2012-13'.

سینیئر وزیر (خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 14-2013 کا بجٹ پیش کر چکا ہوں، اب میں مالی سال 13-2012 کا 17 ارب 68 کروڑ 30 لاکھ روپے کا ضمنی بجٹ بھی پیش کر رہا ہوں۔

اخراجات جاریہ

مالی سال 13-2012 کا بجٹ پیش کرتے وقت اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ 191 ارب 60 کروڑ روپے لگایا گیا تھا لیکن نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں یہ رقم بڑھ کر 195 ارب روپے ہو گئی ہے۔ اس طرح 3 ارب 40 کروڑ روپے کے اضافی اخراجات کئے گئے ہیں تاہم اخراجات جاریہ کا ضمنی بجٹ 7 ارب 69 کروڑ 15 لاکھ روپے کا ہے کیونکہ بعض گرانٹس کے مختلف Objects میں میزانیہ میں مختص شدہ تخمینہ سے زیادہ خرچ کرنا پڑا یا گرانٹس کے اندر نئے Objects کیلئے رقوم مختص کی گئیں جن کی منظوری اس ایوان سے لینا ضروری ہے۔ اس کی تفصیل جناب سپیکر، درج ذیل ہے:

1	ریلیف اینڈ ری ہیبلی ٹیشن' ڈیپارٹمنٹ	2 ارب 58 کروڑ 74 لاکھ 13 ہزار روپے سے زائد
2	ڈسٹرکٹ نان سیلری	ایک ارب 39 کروڑ 33 لاکھ 46 ہزار روپے

3	ایڈمنسٹریشن آف جسٹس	68 کروڑ34لاکھ5ہزارروپے
4	انرجی اینڈ پاورڈیپارٹمنٹ	63 کروڑایک لاکھ78ہزارروپے
5	محکمہ صحت	46 کروڑ75لاکھ14ہزارروپے
6	محکمہ جیلخانہ جات	35 کروڑ55لاکھ5ہزارروپے
7	محکمہ پولیس	15 کروڑ93لاکھ روپے
8	محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم	26 کروڑ42لاکھ29ہزارروپے
9	جنرل ایڈمنسٹریشن	34 کروڑ62لاکھ22ہزارروپے
10	محکمہ ماحولیات،جنگلات وجنگلی حیات	23 کروڑ55لاکھ45ہزارروپے
11	تعمیرومرمت شاہراہیں پل وغیرہ	20 کروڑ52لاکھ38ہزارروپے
12	محکمہ اعلیٰ تعلیم	5 کروڑ38لاکھ30ہزارروپے
13	محکمہ آبپاشی	9 کروڑ91لاکھ87ہزارروپے
14	محکمہ صنعت وحرفت	6 کروڑ84لاکھ12ہزارروپے
15	محکمہ کھیل وسیاحت	6 کروڑ89لاکھ25ہزارروپے
16	صوبائی اسمبلی	4 کروڑ33لاکھ7ہزارروپے
17	محکمہ بلدیات ودیہی ترقی	ایک کروڑ83لاکھ56ہزارروپے
18	محکمہ سماجی بہبودوخصوصی تعلیم	40لاکھ75ہزارروپے
19	محکمہ زکواۃ وعشر	74لاکھ72ہزارروپے
20	محکمہ بین الصوبائی رابطہ	60ہزارروپے

اس طرح کل میزان 7ارب 69 کروڑ15لاکھ روپے ہے۔ ضمنی بجٹ پیش کرنے کی چیدہ چیدہ وجوہات عرض کرتاہوں:

- وفاقی حکومت کی طرف سے ریلیف اینڈ 'ری ہیبلی ٹیشن' کیلئے 2ارب 58 کروڑ 74 لاکھ 13 ہزار روپے کے فنڈز بجٹ سے ہٹ کر اضافی طور فراہم کئے گئے جو سپلیمنٹری گرانٹ کے طور پر ریلیز کئے گئے۔
- صوبہ خیبر پختونخوا کے 10 اضلاع میں سکولوں کو بنیادی سہولیات بہم پہنچانے کیلئے ایک ارب 39 کروڑ 33 لاکھ 46 ہزار روپے کی DFID گرانٹ مہیا کی گئی۔
- فراہمی انصاف کی مد میں جوڈیشل اکیڈمی، گاڑیوں کی خریداری اور پشاور ہائی کورٹ کے حکم کی تعمیل میں جوڈیشل الاؤنس کی ادائیگی وغیرہ کے اخراجات کیلئے 68 کروڑ 34 لاکھ 5 ہزار روپے کی اضافی رقم فراہم کی گئی۔
- صوبائی محکمہ توانائی و بجلی کو خیبر پختونخوا آئل اینڈ گیس کمپنی کے قیام، اسے SECP کے پاس رجسٹرڈ کروانے اور اس کے Paid-up capital کی ادائیگی کے علاوہ ملاکنڈ تھری ہائیڈرل پاور سٹیشن میں پانی کے ناکافی بہاؤ کے مسئلے کو حل کرنے کیلئے اخراجات وغیرہ کی مد میں 63 کروڑ ایک لاکھ 78 ہزار روپے کی اضافی رقم مہیا کی گئی ہے۔
- اسی طرح صوبائی محکمہ صحت کو انسداد پولیو مہم کیلئے 40 کروڑ 72 لاکھ 90 ہزار روپے جاری کئے گئے ہیں۔ صوبائی حکومت نے گردوں کی مفت Dialysis اور بلا معاوضہ 'انجیو گرافی' اور 'انجیو پلاسٹی' کی سہولیات فراہم کرنے کیلئے مختلف ہسپتالوں/سنٹرز کو 6 کروڑ روپے فراہم کئے۔اسی طرح روخانہ کور فیمیلی ہسپتال کو 2 لاکھ 24 ہزار روپے مہیا کئے گئے ہیں۔
- محکمہ جیلخانہ جات کو 35 کروڑ 55 لاکھ 5 ہزار روپے جیلوں کیلئے حفاظتی آلات کی فراہمی اور لاہور میں تربیت کے دوران بم حملوں میں ہلاک شدگان، جیل نگرانوں کے خاندانوں کی دادرسی/امداد اور محکمہ کی دیگر متفرق ضروریات مثلاً پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے کی تعمیل میں قیدیوں کی خوراک وغیرہ کی مد میں اضافی رقم جاری کی گئی۔
- اسی طرح محکمہ پولیس کو نئی آسامیوں اور آلات و مشینری کی خریداری کی مد میں 15 کروڑ 93 لاکھ روپے کی اضافی رقم مہیا کی گئی۔

- اس طرح محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کو ڈیرہ اسماعیل خان تعلیمی بورڈ کیلئے صوبے کے مختلف کیڈٹ اور دیگر کالجوں اور سکولوں وغیرہ کو Grant in aid کے طور پر 26 کروڑ 42 لاکھ 29 ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔
- جنرل ایڈمنسٹریشن کو ہیلی کاپٹر کی مرمت، سپیشل سیکرٹریز کیلئے گاڑیاں خریدنے اور صوبائی سروسز اکیڈمی کیلئے 34 کروڑ 62 لاکھ 22 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- محکمہ ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات کو تنخواہوں کی مد میں 23 کروڑ 55 لاکھ 45 ہزار روپے کی اضافی رقم مہیا کی گئی۔
- شاہراہوں، پلوں و عمارات وغیرہ کیلئے سی اینڈ ڈبلیو کو 20 کروڑ 52 لاکھ 38 ہزار روپے جاری کئے گئے۔
- محکمہ اعلیٰ تعلیم کو صوابی یونیورسٹی اور جلوزئی (پبی) میں انجینئرنگ یونیورسٹی کی ذیلی شاخ کیلئے 5 کروڑ 38 لاکھ 30 ہزار روپے Grant in aid کے طور پر جاری کئے گئے۔
- محکمہ آبپاشی کو ایم اینڈ آر اور تنخواہوں وغیرہ کی مد میں 9 کروڑ 91 لاکھ 87 ہزار روپے کی اضافی رقم فراہم کی گئی۔
- محکمہ صنعت و حرفت کو صوبائی سرمایہ کاری بورڈ، اجالا ویلفیئر سوسائٹیز اور راشد شہید فاؤنڈیشن کی مد میں 6 کروڑ 84 لاکھ 12 ہزار روپے Grant in aid کے طور پر فراہم کئے گئے۔
- محکمہ کھیل و سیاحت کو جشن کالام اور بین الاقوامی امن کبڈی کے انعقاد کی مد میں 6 کروڑ 89 لاکھ 25 ہزار روپے کی اضافی رقم فراہم کی گئی۔
- اسی طرح صوبائی اسمبلی کو قانون سازی الاؤنس کی مد میں 4 کروڑ 33 لاکھ 7 ہزار روپے جاری کئے گئے۔

میں نے جو تفصیلات پیش کیں، ان کی روشنی میں مختلف گرانٹس کیلئے میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنے پڑے جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔

ترقیاتی اخراجات

اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ سال رواں کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ 74 ارب 20 کروڑ روپے تھا جو نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 73 ارب 65 کروڑ روپے ہو گیا۔ اس طرح ترقیاتی بجٹ میں 55 کروڑ روپے کے کم اخراجات کئے گئے تاہم 9 ارب 99 کروڑ 15 لاکھ روپے کا ضمنی ترقیاتی بجٹ پیش کیا جاتا ہے کیونکہ وفاقی حکومت کی طرف سے پی ایس ڈی پی سکیموں کیلئے بجٹ سے ہٹ کر فنڈز فراہم کئے گئے یا صوبائی سکیموں کو قبل از وقت مکمل کرنے اور ان پر کام تیز کرنے کیلئے اضافی رقوم فراہم کی گئیں جس کی تفصیل ایوان میں پیش کی جاتی ہے:

نمبر شمار	تفصیل	رقم
01	وفاقی حکومت کی طرف سے پی ایس ڈی پی سکیموں کیلئے موصول شدہ رقم	3 ارب 72 کروڑ 11 لاکھ روپے
02	صوبائی سکیموں کو مکمل یا ان پر کام تیز کرنے کرنے کیلئے اضافی رقم	6 ارب 27 کروڑ 4 لاکھ روپے
	میزان	9 ارب 99 کروڑ 15 لاکھ روپے

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ وفاقی منصوبوں (PSDP Projects) کیلئے وفاقی حکومت سے صوبہ خیبر پختونخوا کو سال رواں میں جو فنڈز موصول ہوئے تھے، ان کا صوبائی بجٹ میں کوئی ذکر نہیں تھا، اسلئے وفاقی منصوبوں کیلئے موصول شدہ تمام رقم ضمنی بجٹ میں منظوری کیلئے پیش کی گئی ہے۔ اس طرح صوبائی منصوبوں کو وقت سے پہلے پایہ تکمیل تک پہنچانے یا ان پر کام تیز کرنے کیلئے مختلف سیکٹرز میں مختص شدہ رقوم سے متعلق اضافی بجٹ منظوری کیلئے پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں جس کی تفصیل مختصراً کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	تفصیل اخراجات	رقم
01	اخراجات جاریہ	7 ارب 69 کروڑ 15 لاکھ روپے
02	ترقیاتی اخراجات	9 ارب 99 کروڑ 15 لاکھ روپے

میزان	17ارب 68 کروڑ30لاکھ روپے

جناب سپیکر! میری گزارشات تحمل سے سننے کیلئے میں آپ کا اور معزز ممبران کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور صرف یہ اعلان کرتا ہوں کہ حکومت اپنے تمام امور کو شفاف بنانا چاہتی ہے، ہم عوام سے کچھ نہیں چھپائیں گے،اطلاعات تک رسائی کا قانون جلد اسمبلی سے منظور کرایا جائے گا۔

پاکستان زندہ باد اور خیبر پختونخوا زندہ و پائندہ و تابندہ باد۔

السلام و علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔

(تالیاں)

میں آخر میں عرض کروں کہ قائداعظم کے گھر پر جو حملہ ہوا ہے اور وہ گھر مسمار ہوا ہے اور پھر کوئٹہ میں جتنے بھی شہداء ہوگئے ہیں، ان سب کیلئے ہم افسوس کا اظہار کرتے ہیں، ان سب سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور ان تمام واقعات کی اس اسمبلی کی طرف سے مذمت بھی کرتے ہیں اور میں بلوچستان اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ فوری طور پر قائداعظم کے گھر کو اس سے زیادہ خوبصورت طریقے سے بنایا جائے۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: The supplementary budget for the year 2012-13 stands presented. The Sitting is adjourned till 04:00 p.m. of Thursday afternoon, dated 20-06-2013.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 20جون 2013ء بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)